رجسٹرڈ ایل نمبر

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

النذادی القرية

الحکم

چہ گویم باتو گرائی چہ در قادیان مبنی || دوا مبنی شفا مبنی غرض دارالامان مبنی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ (۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والوں سے ہے (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ کم آمدنی والے لوگوں سے ہے

فہرست مضامین

جلد ۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء مطابق ۱۸ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ || نمبر ۱۸

امور منزلیہ

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں میں اپنے تیسرے بیٹے کی ولادت کی خبر لکھ چکا ہوں - اس ولادت پر الحکم کے سرپرستوں اور میرے مخدوم احباب نے جسقدر مبارکباد کے خطوط لکھے ہیں اور میری خوشی میں اظہار مسرت کیا ہے میں یکجائی طور پر ان سب کی مہربانیوں کا شکر گذار ہوں - اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے - ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء کو عقیقہ اور ختنہ کر دیا گیا بچہ کا نام حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے **یوسف علی** رکھا ہے خدا کرے کہ یہ بچہ اسم بامسمیٰ ثابت ہو - یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح **صدیق** اور **محسن** ہو اور علی رضی اللہ عنہ کیطرح باب العلم ہو - آمین - میرے ایک محب صادق نے اپنی جودت طبع سے تاریخی نام **نظیر الاسلام** لکھ بھیجا ہے - سب نام فی الحقیقت بے حقیقت ہیں اگر ان میں وہ روح اور [illegible]ت پیدا نہ ہو جو اس نام سے ہویدا ہے اسلئے میں پھر ایک بار اپنے سرپرستوں اور احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں - خاکسار یعقوب علی عفی اللہ عنہ

دارالامان کا ہفتہ

اعلیٰ حضرت اپنے بیت [illegible] اور بزرگان ملت کی خیر [illegible] جو سلسلہ عالیہ کیلئے [illegible] مبارک اور خوش کن ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باغ ہی میں بدستور سابق رونق افروز ہیں -

۲ - جدید مہمانوں میں سے مخدومی مکرمی شیخ رحمت اللہ صاحب اور منشی سردار خان صاحب اور دیگر احباب کپورتھلہ اور منشی محمد حسین صاحب مراد آبادی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں آپ کئی روز سے آئے ہوئے ہیں اور کئی دنوں تک فیض صحبت سے حصہ لینے کے آرزومند - اللہ تعالیٰ دیگر احباب کو بھی ایسی توفیق دے - آمین -

۳ - ۲۳ مئی ۱۹۰۵ء کو ظہر کے وقت ایک خفیف سا زلزلہ آیا -

۴ - اس ہفتہ میں مندرجہ ذیل کلام الٰہی نازل ہوا -

تازہ رویا و کشوف

۱۹۰۵ء
۲۰ مئی - صدقنا الرؤیا انا کذالک نجزی المتصدقین -
۲۳ مئی - (۱) زمین تہ و بالا کر دی (۲) انی مع الافواج آتیک بغتۃ (۳) لنگر اٹھا دو -

فرمایا پہلے الہام کی تائید میں گھر میں بھی ایک رویا ہوئی تھی

۱ - ۲۴ مئی کو بیان کیا کہ کئی روز ہوئے جب اسحاق بیمار تھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بہت سے مردار خوار جانور لمبی ٹانگیں اور پاس ہی ایک مردار پڑا ہوا ہے اس رویا کے بعد اس جگہ کو بدل دیا وہ معاً اچھا ہو گیا پہلے اس کے متعلق الہام ہوا تھا سلام قولاً من رب رحیم -

۲ - رویا میں دیکھا کہ زینب نام ایک خادمہ لڑکی ساتھ ہے اور اس کنوئیں کیطرف جو باغ کے جنوبی مغربی کونے پر ہیں میں گیا ہوں تو کہتا ہوں کہ ایسے کنوئیں سے دور رہنا چاہئے زلزلہ کیوقت ویسے کنوئیں خطرناک ہوتے ہیں - ایسا نہ ہو کہ زمین کے اندر یہ کنوئیں

حضرت مسیح موعود کے اشتہارات

میں الحکم کی گذشتہ اشاعت میں ذکر کر چکا ہوں کہ الحکم کے ذریعہ میں اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کل اشتہارات کو یکجا کر دونگا ان اشتہارات میں بعض اشتہار ایسے ہونگے جنکی خبر بھی بعض خاص حضرات کے کسی اور کو نہ ہوگی - مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے میں انکے بہم پہنچانے میں ایک حد تک کامیاب ہو گیا ہوں - یہ سلسلہ الحکم کے پہلے صفحہ پر جاری رہیگا - اسطرح الحکم کے خریداروں کے پاس ایک وہ عظیم الشان کتاب ہوگی جو اگر جداگانہ چھاپی جاوے تو تین چار روپیہ سے کم قیمت کی نہ ہوگی میں یہ بھی تمام احمدیوں کو اطلاع دیتا ہوں کہ اگر انکے پاس ۱۸۹۰ء سے پہلے کا کوئی اشتہار ہو تو اسکا عنوان اور تاریخ اشاعت مجھے لکھ بھیجیں تاکہ اگر میرے پاس نہ ہو تو انسے منگوا لوں - اگر مناسب سمجھیں تو اسکی نقل بھیجدیا کریں حتی الوسع ایک اشتہار ہفتہ وار درج ہوگا انشاء اللہ العزیز - ایڈیٹر

اشتہار پانسو روپیہ

اشتہار ہذا اس غرض سے دیا جاتا ہے کہ ۷ دسمبر ۱۸۸۴ء کے [illegible] ہندوستان وغیرہ اخبارات میں لالہ [illegible] آریہ سماج والوں نے باہتہ روحوں کے اصول اپنا یہ شائع کیا ہے کہ ارواح موجودہ بے انت ہیں اور اس کثرت سے ہیں کہ پرمیشور کو بھی انکی تعداد معلوم نہیں اسی واسطے ہمیشہ مکتی پاتے رہتے ہیں اور پاتے رہیں گے مگر کبھی ختم نہ ہونگے - تردید اسکے ہم نے ۹ فروری کے ۹ مارچ تک سفیر ہند کے پرچوں میں بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ اصول مذکورہ سراسر غلط ہے

اب بطور اتمام حجت کے یہ اشتہار تعدادی پانسو روپیہ معہ جواب الجواب باوا نارائن سنگھ صاحب سکرٹری آریہ سماج امرتسر کے تحریر کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہوں اگر کوئی صاحب آریہ سماج والوں میں سے بپابندی اصول مسلمہ اپنے کل دلائل مندرجہ سفیر ہند و دلائل مرقومہ جواب الجواب مشمولہ اشتہار ہذا کے توڑ کر یہ ثابت کر دے کہ ارواح موجودہ سوا چار ارب کی مدت میں کل دورہ اپنا پورا کرتے ہیں بے انت ہیں اور پرمیشور کو تعداد انکا نامعلوم رہا ہوا ہے تو میں انکو مبلغ پانسو روپیہ نقد بطور انعام کے دونگا اور درصورت توقف کے شخص مثبت کو اختیار ہوگا کہ بمدد عدالت اختیار کرے لیکن واضح رہے کہ اگر کوئی صاحب سماج مذکور میں سے اس اصول سے منکر ہو تو صرف انکار طبع کرانا کافی نہ ہوگا - بلکہ اسصورت میں بہ تصریح لکھنا چاہئے کہ پھر اصول کیا ہوا - آیا یہ بات ہے کہ ارواح ضرور کسی دن ختم ہو جائینگے اور تناسخ اور دنیا کا ہمیشہ کیواسطے خاتمہ ہو گا یا یہ اصول ہے کہ خدا اور روحوں کو پیدا کر سکتا ہے یا یہ کہ نو مکتی پائے سب روحوں کے پھر ایشور اونہیں مکتی یافتہ روحوں کو کیڑے مکوڑے وغیرہ مخلوقات بنا کر دنیا میں بھیجدے گا یہ کہ ارواح اگرچہ بے انت نہیں اور تعداد انکا کسی حد و معین میں محصور ہے مگر پھر بھی بعد نکالے جانے کے باقی ماندہ [illegible] رہتے ہیں مکتی والوں کی جماعت جنمیں یہ بارہ مکتی یافتہ چلے جاتے ہیں اس بالائی آمدن سے پہلے کچھ [illegible] دن جانے میں [illegible] جماعت جسے کسی قدر ارواح نکل گئے بعد [illegible] جو اصول ہو بہ تفصیل مذکورہ مفصل لکھنا چاہئے -

المشتہر میرزا غلام احمد رئیس قادیان عفی عنہ

میری پرانی نوٹ بک میں سے کچھہ

خدارا بخدا توان شناخت

۱۹۰۲ء میں ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ بمقام امرتسر ہوا تھا۔ اس جلسہ پر اعلےٰ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنے رُسل بغرض تبلیغ بھیجے تھے ۱۳- اکتوبر ۱۹۰۲ء کو جلسہ سے واپس آنے پر بعض اور لوگ بھی دارالامان آئے سلسلہ کلام میں ندوۃ کے متعلق ذکر آیا کہ وہ بحث مباحثہ سے الگ رہ کر اصلاح چاہتے ہیں۔ اسپر فرمایا

اگر ندوۃ کا دعویٰ اصلاح ہے تو امر تنقیح طلب یہہ ہے کہ اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے؟ اور کن راہوں سے ہو رہی ہے اور اسلام پر کیا حملہ ہو رہا ہے اسکی مدافعت اور انسداد کی تدابیر کا سوال بے محل اور ایسا دعویٰ خیالی دعویٰ ہوگا۔ پھر قابل غور یہہ امر ہے کہ ان ساری خرابیوں کا انسداد ارضی طاقت سے ہو سکتا ہے یا آسمانی تائیدات سے۔

اگر ندوہ والے یہ چاہتے ہیں کہ لوگ پڑھ کر یعنی انگریزی تعلیم حاصل کر کے نوکر ہو جائیں اور انکو ملازمت کے لئے آسانیاں ہوں تو یہ دین کا کام نہیں ہے یہہ تو قوم کو غلام بنانے کی تدابیر ہیں اور اگر ان کی غرض دینی اصلاح ہے تو پھر یاد رکھیں کہ

خدارا بخدا توان شناخت

اس اصل کو چھوڑ کر جو شخص چاہتا ہے کہ دینی اصلاح ہو جاوے وہ کبھی اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس خشک اور خیالی اصلاح سے کیا فائدہ ہو گا جسکے ساتھہ خدا تعالےٰ کی تائیدیں اور نصرتیں نہیں ہیں وہ باتیں جو نری لفاظی کے طور پر بیان کی جاویں یا قصہ اور کہانی کی طرح گذشتہ امور پر جس کا حوالہ ہو انکی پہلے سے کیا کمی ہے جو ایک خاص جماعت اپنا وقت اور غریب مسلمانوں کا روپیہ لیکر صرف کرے اور نتیجہ کچھہ بھی نہو۔ میں اس قسم کی کارروائیوں کو کبھی پسند نہیں کرتا ایسی باتوں سے ریاکاری اور نفاق کی بو آتی ہے۔ کیونکہ یہہ طریق اس مطلب اور غرض کے حصول سے کوسوں دور ہے جسکے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے اور جسطرح دنیا کی اصلاح ہوا کرتی ہے وہ رنگ اس میں موجود نہیں ہے۔

اصلاح کا طریق ہمیشہ وہی مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہوا ہے جو اللہ تعالےٰ کے اذن اور ایما سے ہو۔ اگر ہر شخص کی خیالی تجویزوں اور منصوبوں سے بگڑی ہوئی قوموں کی اصلاح ہو سکتی تو پھر دنیا میں انبیاء علیہم السلام کے وجود کی ہی کچھہ حاجت نہ رہتی جبتک کامل طور پر ایک مرض کی تشخیص نہ ہو اور پھر پورے وثوق کے ساتھہ اسکا علاج معلوم نہووے کامیابی علاج میں نہیں ہو سکتی۔

اسلام کی جو حالت نازک ہو رہی ہے وہ ایسے ہی طبیبوں کی وجہ سے ہو رہی ہے جنہوں نے اسکی مرض کو تو تشخیص نہیں کیا اور جو علاج اپنے خیال میں گذرا اپنے مفاد کو مدنظر رکھہ کر شروع کر دیا مگر یقیناً یاد رکھو کہ اس مرض اور علاج سے یہہ لوگ محض ناواقف ہیں اسکو وہی شناخت کرتا ہے جسکو خدا تعالےٰ نے اسی غرض کے لئے بھیجا ہے اور وہ

میں ہوں

اسلام کے اندر ایک خطرناک پھوڑا ہو گیا ہے اور ایک جذام باہر کی طرف سے اسے لگ رہا ہے اندرونی پھوڑے کا باعث خود مسلمان ہوئے ہیں جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیمات اور اسوہ حسنہ کو چھوڑ کر اپنی تجویز اور رائے کے موافق اس میں اصلاح اور ترمیم شروع کر دی وہ باتیں جو کبھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وہم وگمان میں بھی نہ آئی تھیں آج عبادت قرار دی گئی ہیں اور زہد و ریاضت کا بہت بڑا ادرار انہیں پر رکھا گیا ہے + ان باتوں کو دیکھکر بیرونی دشمنوں کو بھی موقع ملا۔ اور وہ تیر و تفنگ لے کر اسلام پر حملہ آور ہوئے اور اسکے پاک وجود کو چھلنی کر دیا اور اسے ایسی مکروہ ہیئت میں دشمنوں نے دکھانا شروع کیا کہ غیر تو غیر تھے ہی اپنوں کو بھی متنفر کر دیا۔ ہر شخص نے اپنے طرز پر اسکی تصویر کو بھیانک بنانے کی فکر کی۔ ایسی صورت میں زمینی حربہ اور ارضی تدابیر کام نہیں دے سکتی ہیں اسکے لئے آسمانی حربہ اور آسمانی تدابیر کی حاجت ہے۔ اسلئے جبتک آسمانی کشش آسمانی تائیدات کسی کو نہ دی جاویں۔ کامیابی ہو نہیں سکتی؟ ضرورت انبیاء علیہم السلام کا بھی بڑا بھاری ثبوت ہے کیونکہ اگر بگڑے وقت اصلاح دنیا ہو سکتی تو ہر زمانہ میں فلاسفر اور دانشمند مدبر ہوتے ہی رہے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ ہو گذرے ہیں اب بھی موجود ہیں لیکن وہ فلاسفر اور ریفارمر خدا تعالےٰ سے اسقدر دور جا پڑے ہیں کہ انکے نزدیک شاید خدا تعالےٰ کا نام لینا بھی ایک گناہ اور غلطی قرار دیا گیا ہے پھر بتاؤ کہ یہہ فلسفہ اور یہ اصلاح تمہیں کہانتک لے جائیگی + اس سے کسی بہتری کی امید رکھنا خطرناک غلطی ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا تعالےٰ نے یہی سنت رکھی ہے کہ اصلاح کے واسطے نبیوں کو مامور کر کے بھیجا ہے انبیاء علیہم السلام جب آتے ہیں تو بظاہر دنیا میں ایک فساد عظیم نظر آتا ہے بھائی بھائی سے باپ بیٹے سے جدا ہو جاتا ہے۔ ہزار ہا جانیں بھی تلف ہو جاتی ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کے وقت طوفان سے ان کے مخالفوں کو تباہ کر دیا گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کیوقت طاعون اور دوسرے کئی عذاب وارد ہوئے۔ اور فرعون کے لشکر کو غرق کیا گیا۔

غرض

خوب یاد رکھو کہ قلوب کی اصلاح اسی کا کام ہے جسنے قلوب کو پیدا کیا ہے نرے کلمات اور چرب زبانیاں اصلاح نہیں کر سکتی ہیں بلکہ ان کلمات کے اندر ایک روح ہونی چاہئے۔

پس جس شخص نے قرآن شریف کو پڑھا اور اس نے اتنا ہی نہیں سمجھا کہ ہدایت آسمان سے آتی ہے تو اس نے کیا سمجھا +

الم یأتکم نذیر

کا جب سوال ہوگا تو پتہ لگے گا + اصل بات یہی کہ خدارا بخدا توان شناخت اور یہہ ذریعہ بغیر امام نہیں مل سکتا۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کے تازہ بتازہ نشانوں کا مظہر اور اسکی تجلیات کا مورد ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے

من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ

یعنی جس نے زمانہ کے امام کو شناخت نہیں کیا وہ جہالت کی موت مر گیا۔

ایک سیاحِ قادیان کے خیالات

میں نے اور کیا دیکھا؟ قادیان دیکھا۔ مرزا صاحب سے ملاقات کی۔ مہمان رہا۔ میرزا صاحب کے اخلاق اور توجہ کا مجھے شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ میرے مونہہ میں حرارت کیوجہ سے چھالے پڑ گئے تھے اور میں شور غذا کھا نہیں سکتا تھا۔ میرزا صاحب نے (جبکہ دفعتاً گھر سے باہر تشریف لے آئے تھے۔) دودھ اور ساپاؤڈر کی تجویز فرمائی۔

آجکل مرزا صاحب قادیان سے باہر ایک وسیع اور مناسب باغ میں (جو خود انہیں کی ملکیت ہے) قیام پذیر ہیں بزرگانِ ملت بھی وہیں ہیں۔ قادیان کی آبادی تقریباً ۸ ہزار آدمیوں کی ہے مگر رونق اور چہل پہل بہت ہے۔ نواب صاحب مالیر کوٹلہ کی شاندار اور بلند عمارت تمام بستی میں صرف ایک ہی عمارت ہے۔ رستے کچے اور ناہموار ہیں۔ بالخصوص وہ سڑک جو بٹالہ سے قادیان تک آتی ہے اپنی نوعیت میں سب پر فوق لے گئی ہے۔ آتے ہوئے یکہ میں مجھے جسقدر تکلیف ہوئی تھی نواب صاحب کے رتھہ نے لوٹنے کے وقت اسمیں نصف کی تخفیف کر دی اگر مرزا صاحب کی ملاقات کا اشتیاق میرے دل میں موجزن نہوتا تو شاید آٹھہ میل تو کیا آٹھ قدم بھی میں آگے نہ بڑھ سکتا۔

اکرام الضیف کی صفت خاص اشخاص تک محدود نہ تھی۔ چھوٹے سے لیکے بڑے تک ہر ایک نے بھائی کا سا سلوک کیا۔ اور مولینا حاجی حکیم نور الدین صاحب جنکے اسم گرامی سے تمام انڈیا واقف ہے۔ اور مولینا عبد الکریم صاحب جنکی تقریر کی پنجاب میں دہوم ہے۔ مولوی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر جنکی تحریروں سے کتنے انگریز یورپ میں مسلمان ہو گئے ہیں۔ جناب میر ناصر نواب صاحب دہلوی جو میرزا صاحب کے خسر ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ مولوی یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم۔ جناب شاہ سراج الحق صاحب وغیرہ وغیرہ۔ بڑے درجہ کی شفقت اور نہایت محبت سے پیش آئے۔ افسوس مجھے اور اشخاص کا نام یاد نہیں۔ ورنہ میں انکی مہربانیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا۔

میرزا صاحب کی صورت نہایت شاندار ہے جسکا اثر بہت قوی ہوتا ہے۔ آنکھوں میں ایک خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے۔ اور باتوں میں ملائمت ہے۔ طبیعت منکسر مگر حکومت خیز۔ مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا۔ بردباری کی شان نے انکساری کیفیت میں اعتدال پیدا کر دیا ہے۔ گفتگو ہمیشہ اس نرمی سے کرتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے گویا متبسم ہیں۔ رنگ گورا ہے۔ بالوں کو حنا کا رنگ دیتے ہیں۔ جسم مضبوط اور محنتی ہے۔ سر پر پنجابی وضع کی سپید پگڑی باندہتے ہیں۔ سیاہ یا خاکی لمبا کوٹ زیب تن فرماتے ہیں۔ پاؤں میں جراب اور دیسی جوتی ہوتی ہے عمر تقریباً ۶۶ سال کی ہے۔

مرزا صاحب کے مریدوں میں میں نے بڑی عقیدت دیکھی اور انہیں بہت خوش اعتقاد پایا۔ میری موجودگی میں بہت سے معزز مہمان آئے ہوئے تھے جنکی ارادت بڑے پایہ کی تھی۔ اور بے حد عقیدتمند تھے۔

مرزا صاحب کی وسیع الاخلاقی کا یہ ایک ادنےٰ نمونہ ہے کہ اثنائے قیام کی متواتر نوازشوں کے خاتمہ پہ بایں الفاظ مجھے مشکور ہونے کا موقع دیا "ہم آپکو اس وعدہ پر اجازت دیتے ہیں کہ آپ پھر آئیں اور کم از کم دو ہفتہ قیام کریں"۔ (اسوقت کا متبسم ناک چہرہ ابتک میری آنکھوں میں ہے۔)

میں جس شوق کو لے گیا تہا ساتھہ لایا۔ اور شاید وہی شوق مجھے دوبارہ لیجائے۔ واقعی قادیان نے اس جملہ کو اچھی طرح سمجھا ہے کہ "حسّن خُلقک ولو مع الکفار"۔ (میرزا صاحب کے خیالات کے متعلق عنقریب میری تحریر شائع ہوگی اس مضمون میں یعنی صرف وہاں کے

برتاؤ کو دیکھا ہے؟

میں نے اور کیا دیکھا! بہت کچھ دیکھا - مگر قلمبند کرنیکا موقع نہیں - اسٹیشن کو جانیکا وقت سر پہ آچلا ہے پھر کبھی بتاؤنگا کہ مین نے کیا دیکھا -

راقم - ا - ۵ - دہلوی

اسکے ساتھہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مین وہ بات چیت لکھہ دون جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیاح مذکور سے کی -

۲ - مئی ۱۹۰۵ء قبل نماز ظہر ایک نئی روشنی کے نوجوان جو بمبئی سے کسی تقریب پر لاہور آئے تھے اور وہان سے حضرت اقدس کے شوق ملاقات مین قادیان تشریف لائے تھے حضرت اقدس کی خدمت مین حاضر ہوئے - حضرت اُنکا حال دریافت کرتے رہے اُسکے بعد آپ نے فرمایا " زمانہ مین بہت انقلاب ہوتے ہین لیکن اکثر آجکل لوگون کا یہ حال ہے کہ ایک طرف ایسے جھکے ہوئے ہین کہ دوسری طرف نظر اُٹھا کر بھی نہین دیکھتے اور اپنے دنیوی کامون مین یا رسمی معاملات مین ایسے منہمک ہین کہ دوسری جانب یا تو نظر اُٹھا کر بھی نہین دیکھتے یا اوس سے قطعی نفرت رکھتے ہین لیکن جو بات خدا کیطرف سے ہونے والی ہے وہ خواہ مخواہ ہو کر رہتی ہے - دیکھو! ایک زور آور سیلاب جو آنیوالا ہوتا ہے اوسکو کوئی کتنا ہی روکے بہرحال وہ آہی جاتا ہے اور کسی کے روکنے سے رُک نہین سکتا "

حضرت کے اس نوجوان سے دریافت کرنے پر کہ آپ کتنے روز ہمارے پاس قیام کرینگے انھون نے عرض کی کہ مجھے کل واپس جانا ضروری ہے - اسپر فرمایا کہ آپ اخلاص کے ساتھہ یہان آئے ہین آپ چند روز ٹھہرتے تو خوب ہوتا مگر آپ کا وقت تنگ ہے دوسرے پہلو کو بھی سمجھہ لینا چاہئے - کار دنیا کسے تمام نہ کرد - جیسا جیسا انسان کسی کام مین بڑھتا ہے ویسا ہی اُسکام کے بڑھنے اور زیادہ ہونے کے بھی راہ کھلتے جاتے ہین یہانتک کہ دوسری طرف توجہ کرنیکے واسطے انسان کے پاس نہ وقت رہتا ہے اور نہ ہمت - مگر رشید آدمی کے واسطے خدا تعالےٰ آپ ہی سامان مہیا کر دیتا ہے - اور اوس کے دل کے اندر ہی ایک دعظ پیدا کر دیتا ہے - حدیث شریف مین آیا ہے اذا اراد اللہ خیرا یفقھہ فی الدین جب اللہ تعالےٰ کسی کے واسطے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اوسے دین مین فہم عطا کر دیتا ہے آجکل لوگون کو انگریزی تعلیم نے فریفتہ کر رکھا ہے اور اکثر لوگ ایسے ہین کہ اون کو دوسرے گھر کا ایمان ہی نہین اور اگر کسی کو ہے تو ایسا کہ ہونا نہ ہونا برابر ہے مگر اسوقت اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ وہ اپنا چہرہ دکھلا دے - مخلوق کی قساوت قلبی انتہا تک پہونچ گئی ہے اور لوگون نے نرمی سے فائدہ نہین اوٹھایا - اسواسطے اب وہ قہری نشان بھی دکھانا چاہتا ہے - سعید ہین وہ لوگ جو قبل ایسے نشانات کے واقع ہو جانیکے ایمان لاوین ورنہ فرعون کی طرح آفت مین پڑکر ایمان لانا مفید نہین ہوتا - جو لوگ بعد مین ایمان لاتے ہین وہ برگزیدہ پاک جماعت مین داخل نہین ہو سکتے آپ کا ہمارے پاس آنا دو نتائج سے خالی نہین یا تو قبل از وقت آپ پر اثر پڑے یا بعد مین آپ کو حسرت حاصل ہو (نوجوان - خدا کرے دوسری بات نہ ہو -)

جس سلطنت کے نیچے لوگ رہتے ہین اُسکا اثر مخلوق پر ضرور ہی ہوتا ہے لوگ اگرچہ بظاہر ایک مذہب رکھتے ہین تاہم انکا سارا رُخ دنیا کی طرف ہے اور خدا کی طاقتون پر ایمان نہین ہے - لیکن اب وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی سنت قدیمہ کے مطابق پھر جلوہ دکھا دے - یہ زمانہ نوح کے زمانہ سے بہت ملتا ہے اوسوقت بھی لوگ اکثر دہریہ تھے - خدا فرماتا ہے کہ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ مین ایک مخفی خزانہ تھا پھر مینے چاہا کہ پہچانا جاؤن - صرف انگریزی زبان مین کوئی کتنی ہی ترقی کرلے اُسکا نتیجہ بجز دنیا کے اور کچھہ نہین یون دیکھہ لینا چاہئے کہ جو بچے ایسے ہین کہ اُن کے ماں باپ انگریز ہین اُنکا انگریزی مین کمال اُنکو دین کے لئے کیا فائدہ دیسکتا ہے کیونکہ یہ زبان دو چیز جسکے ساتھہ فخر کیا جاسکے - معاش بے شک انسان پیدا کر سکتا ہے مگر معاش تو ایک مزدور بھی دیسی ہی پیدا کر لیتا ہے - بلکہ وہ مزدور اچھا ہے کیونکہ اوس کے ساتھہ وساوس نہین ہین - ہمارا منشاء یہ نہین انگریزی نہ پڑھو خود ہماری جماعت مین بہت انگریزی خوان ہین اور بی - اے - ایم - اے تک تعلیم یافتہ ہین اور معزز سرکاری عہدون پر ملازم ہین لیکن ہمارا منشاء یہ ہے کہ اوس سے نیک فائدہ اوٹھاؤ اور اوس کے بُرے فلسفہ سے بچو جو انسان کو دہریہ بنا دیتا ہے ہر شے مین ایک اثر ہوتا ہے چونکہ انگریزی زبان مین بہت سی کتابین اس قسم کی ہین جو دہریت کیطرف جھکے ہوئے خیالات اپنے اندر رکھتی ہے اسواسطے بغیر کسی زبردست رشد اور فضل الٰہی کے ہر ایک شخص اُس سے کچھہ نہ کچھہ حصہ ضرور لے لیتا ہے - آجکل دنیا کے لئے حد سے زیادہ زور لگایا جاتا ہے مگر معاش کے لئے سب دروازے کھلے ہین - افراط کا نتیجہ اچھا نہین ہوتا دنیا مین بہت لوگ ایسے ہین کہ وہ خدا پر ایمان رکھنے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہین کیا آخرت کے لئے وہ اسقدر محنت اور جانفشانی کرتے ہین جسقدر کہ وہ دنیا کے لئے کر رہے ہین - اُنکو معلوم ہی نہین کہ اوسطرف کا معاملہ بھی کبھی پڑیگا -

نوجوان نے عرض کی میںنے عربی بھی ساتھہ ساتھہ پڑھی ہے

حضرت نے فرمایا ہمتو صرف اتنے پر ہی خوش نہین ہو سکتے کیا ہزارون مولوی ایسے نہین ہین جو بڑے بڑے علوم عربیہ کی تحصیل کر چکے ہین مگر پھر بھی وہ اس سلسلہ حقہ کی مخالفت کرتے ہین اور وہ علوم اون کے واسطے اور بھی زیادہ حجاب کا موجب ہو رہے ہین ہزارون مولوی ہین جو بجز گالیان دینے کے اور کچھہ کام نہین رکھتے - بیشک معارف قرآنی کا ذخیرہ سب عربی مین ہے - تاہم جب ایک مدت گذر جاتی ہے اور خدا کے ایک رسول کو بہت زمانہ گذر جاتا ہے تب لوگون کے ہاتھہ مین صرف الفاظ ہی رہ جاتے ہین جن کے معارف اور حقائق کسی پر نہین کھل سکتے جبتک کہ اللہ تعالےٰ اُن کے واسطے کوئی چابی پیدا نکردے - جب خدا کیطرف سے راہ کھلتا ہے تب کوئی منور قلب والا زندہ دل پیدا کیا جاتا ہے وہ صاحب حال ہوتا ہے اسواسطے اوسکی تفسیر درست ہوتی ہے زندہ دل کے سوا کچھہ نہین - یہ باتین بدیہی ہین مگر افسوس ہے کہ ان لوگون کو سمجھہ نہین آتی -

(نوجوان - جہالت ہے) خدا کہتا ہے کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے - حدیث نبوی سے بھی یہی ثابت ہے کہ فوت ہو گئے - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو مُردون مین دیکھا پھر بھی ہمارے مخالف مولوی انکار کئے چلے جاتے ہین - (نوجوان - جہالت اور بدقسمتی -) اللہ تعالےٰ آپ کی اور ہماری ملاقات سے فائدہ دے +

ہم اور ہمارے ہمعصر

کیا آسام کا زلزلہ سخت ترین تھا

پیسہ اخبار جو سلسلہ عالیہ کے خلاف بیہودہ گوئی کی قسم کھا چکا ہوا معلوم ہوتا ہے پھر آسام کے زلزلہ کا ذکر کرتا ہے اور سرہنری کاٹن کی تقریر کے حوالہ سے اسکو سب سے زیادہ خطرناک زلزلہ بتاتا ہے مجھے تعجب ہے کہ لاہور مین رہ کر سرہنری کاٹن کی تقریر ہزارہا کوس کے فاصلہ پر اسکے نزدیک نہایت معتبر اور قابل وثوق ہے مگر اپنے کانون بشپ لاہور کی تقریر کو وہ عملی طور پر کرزد بتاتا ہے کیا اسے یاد نہین کہ بشپ صاحب نے اپنی تقریر مین اس زلزلہ کو نہایت شدید اور خطرناک تسلیم کیا ہے -؟

ایک بزرگ کے خیالات

وطن اس عنوان سے رقمطراز ہے کہ الانذار کے عنوان سے ایک اشتہار مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا جبر ۸ - اپریل ۱۹۰۵ء کی تاریخ ہے ہماری نظر سے گذرا ہماری رائے مین ہر شخص کا عمل اسباب پر ہونا چاہئے کہ کہنے والا کیا کہتا ہے نہ تفحص اور نہ تفتیش اس امر کی کہ کہنے والا کون ہے اور کیسا ہے؟ اس اشتہار مین کسی خطرناک تازہ حادثہ آنیوالے کی خبر دیگئی ہے جو نہین معلوم زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے - جو دنیا پر آئیگی اور غرض اس سے یہ ہے کہ لوگ بدی سے باز آوین اور شرک - فسق و فجور دنیا پرستی انکار وجود باری تعالےٰ - نبیون اور مرسلون کو بدزبانی سے یاد کرنا چھوڑ دین اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرین تقویٰ اور نیک اعمال کی راہ چلین - اس نوٹ کو حضرت اقدس کے ان اشتہارات پر ختم کیا ہے جو الانذار کے شروع مین تبرسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے - سے درج ہین - پیسہ اخبار جو تخویف مجرمانہ لئے پھرتا ہے اسکے مونہہ پر یہہ ایک اور ندامت کا داغ ہے بشرطیکہ وہ حیا کرے -

حق بر زبان جاری

ہمسر پرکاش روزانہ پبلک اخبار کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ جب سے آنحضرت نے دعوے اپنے نبی ہونے اور امام مہدی آخر الزمان و مسیح موعود بننے کا کیا ہے تب سے ایسے صدمات طاعونی وغیرہ وبائی امراض و زلزلے آنے لگ گئے ہین اس سے پیشتر ایک صدی کی تاریخ کو بغور دیکھا جاوے تو اس صدی مین کسی ایسے صدمہ کا آنا معلوم نہین ہوتا "

یہہ بات بالکل صحیح ہے اسلئے کہ قرآن کریم مین صاف درج ہے ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا رسول کی بعثت پر جب انکار شوخی اور ٹھٹھا حد سے زیادہ گذر جاتا ہے تو آخر خدا تعالےٰ کی غیرت اور جلال جوش مین آکر قہری نشان دکھایا کرتا ہے - مبارک وہ جو اس سے عبرت پکڑین -

سلسلہ عالیہ احمدی کی ایک اور فتح

دربار صاحب امرتسر کے سربراہ صاحب نے سکھون کے مندر مین بتون کا رکھنا ناپسند فرمایا اور برہمنون کو حکم دیا ہے کہ وہان مورتیان نہ رکھین - اسپر امرتسر کے ہندوئون مین مخالفت کا جوش پھیلا ہے اور وہ ظاہر کرتے ہین کہ سکھہ ہندو ہین اور یہ مندر مشترکہ ہے + سالہا سال کے بعد موجودہ سربراہ صاحب کو ایسا پاکیزہ خیال پیدا ہونا قابل قدر ہے ایک پاک موحد کے مریدون کے عبادت گاہ مین فی الحقیقہ بتون کا ہونا تعجب خیز امر تھا - بابا نانک سچے موحد اور ہندون سے بالکل الگ تھے یہہ فخر سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ہے جسنے باوا صاحب کی پاک لائف کو جو سچے مسلمان کی لائف ہے کھولکر پبلک کے سامنے رکھدیا ہے اور بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ سکھہ مندرون سے بتون کو نکلوانے لگے ہین -

الٰہی سے ذہانت

بجنور مین تازہ نظایر ایک جدید ہفتہ وار شایع ہونے لگا ہے اسکے نمبر ۱۸ کے دوسرے صفحہ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اشتہار کے عنوان سے اخبار کے اڑہائی کالم ذہین صاحب نے سیاہ کئے ہین اس ساری بے ربط اور لغو تحریر پر کسی نوٹس لینے کی حاجت نہین تھی مگر مین اپنے ناظرین کو سنانا چاہتا ہون کہ کیسے کیسے بالغ نظر سلسلہ عالیہ پر معترض ہوتے ہین - ذہین صاحب نے الہام عفت الدیار محلھا ومقامھا - اول تو آپنے ایسے محلھا و مقامھا عفت الدیار کی شکل مین خود ہی لکھہ لیا - اور پھر فرماتے ہین -

" بچند وجوہ باطل ہے اوّل اضمار قبل الذکر کی شرعاً ہی جایز نہیں ...

[illegible]

قہری تجلیوں کے آثار

زلزلۂ [illegible] سے جو تباہی خصوصًا کانگڑہ و دہلی میں ہوئی ہے اسکی یاد ابھی بھولی ہی نہیں کہ مختلف قسم کی آفات کی خبریں آ رہی ہیں جن کو میں محض عبرت اور سبق حاصل کرنے کے لئے درج ذیل کرتا ہوں۔

پونا سے خبر ملی ہے کہ وہان مینہ اور آندھی کا سخت طوفان آیا تھا اولہ باری بھی ہوئی جس سے کسیقدر سردی ہو گئی ہے۔

۱۳ سے ۱۵ مئی تک کشمیر میں بڑے زور کی بارش ہوئی جس سے سیلاب آنیکا خوف ہو گیا کاروباری آدمی اپنا مال و متاع کشتیوں میں لے جا رہے ہیں مقام بارہ مولا کا ایک حصہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے دو بڑے پل ٹوٹ گئے راستہ بند ہے۔

بعد کی خبر سے معلوم ہوا کہ خطرناک سیلاب کی وجہ سے ۲۲ گاؤن غرق ہو گئے چاول کی فصلیں تباہ ہو گئیں غرق ہونیوالے مویشیوں کا اندازہ مشکل ہو گیا۔

ایڈیٹر وقت اب نزدیک آ گیا مطہر اسلام کی پیشگوئی **پوری ہو گئی**۔

بلجیم میں ژالہ باری سے سخت نقصان ہوا۔

میڈرڈ پایہ تخت سپین میں ایک بڑی کارخانہ کی دیوار گر پڑی ہزارون مزدور اسمین کام کر رہے تھے تقریبًا تمام دبکر مر گئے۔ ابتک سو سے زیادہ لاشین نکل چکی ہیں

امریکہ کے قصبہ ہیرسبرگ کے قریب شکاگو سے آنیوالی ٹرین ایک مال گاڑی سے جسمین ڈائنامیٹ لدا ہوا تھا ٹکرا گئی دونو ٹرینیں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں بہت سے مسافر ہلاک ہو گئے۔

پیکین سے جو خبرین موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوا کہ مقام ہاربن کی روسی فوج میں نہایت شدت سے وبائی مرض پھیلا ہوا ہے ہفتہ وار ۵ ہزار سپاہی مر رہے ہیں

کراچی کے ساحل پر لاکھہا من مردہ مچھلیان سمندر نے پھینکدی ہیں خیال ہے کہ پانی کے نیچے کوئی آتش فشان پہاڑ پھٹا ہے اس کے زہریلے بخارات سے یہ مر گئیں ان کو دفن کر دیا گیا۔

پشاور میں ۲۴ گھنٹے کے اندر تین طوفان گرد و باران اور برق و رعد کے آئے۔

کئی روز سے کلکتہ میں باد و باران کا طوفان تقریبًا ہر شام کو آتا ہے جو فصل کیلئے سخت ضرر رسان ہے

بیضۂ مرغ کے برابر اولے۔ ۱۶ مئی کو ضلع بھیرہ ضلع جہلم میں پانچ بجے شام کے قریب بیضۂ مرغ کے برابر اولے گرے بعض اولے دو دو چھٹانک کے ہوئے یعنی تین تین تولہ وزن نکلا۔

[illegible] اپریل کے زلزلہ سے [illegible] میں تین تین سو فیٹ لمبے اور کئی انچ چوڑے شگاف ہو گئے ہیں۔

سنہ [illegible] میں آگ — سالون ماہ حال سہ پہر کو شملہ میں آگ لگ گئی سو گرجہ ست سی عمارتیں جل کے خاکستر ہو گئیں ہیں جار بجے سہ پہر آگ لگنی شروع ہوئی۔ اور یہ آگ ایک ماشٹر کے گھر سے لگی جو سینٹ مارک کی مغربی کونے پر واقعہ ہے۔ یہ شخص پانی گرم کر رہا تھا یکایک مٹی کے تیل میں کوئی تینکا جا پڑا اور وہ بھڑک کر جل جانے کو دوڑا کہ بجھاؤ۔ ہوتے ہوتے آگ بہت پھیل گئی۔ پاؤ گھنٹے تک کچھ بھی انتظام نہین ہوا۔ نصف گھنٹے میں تو وہ حصہ بالکل ایک شعلہ معلوم ہو رہا تھا۔ پانی بالکل بیفائدہ تھا۔ جہان آگ لگ رہی تھی۔ اس کے بچانے کی کوشش نہین کیگئی اور جو عمارتین قریب تھین انکی طرف سب لوگ عقلمندی سے جھک پڑے۔ ان تمام کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ پانچ بجے سہ پہر کو اس حصہ کی بڑی عمارت سو گرجا کے نصف جل کے خاکستر بن گئی۔ اور بعض بلند بلند دیوارین اور چھتین زمین پر آ پڑین۔ بڑے شہتیر چونکہ عمارت میں لگے ہوئے تھے۔ اسلئے شعلے اور بھی بھڑکے فائر بریگیڈ موقعہ پر بھیجا گیا۔ مگر کوئی نتیجہ نہین ہوا انجن اور پانی کی گاڑیان بھی ہو گئین۔ مگر اتنے صرف اسیقدر فائدہ ہوا کہ باقی عمارتون کو آگ نہ لگ سکی۔ دوسرے صبح تک جس بڑے مکان میں آگ لگی تھی اسمین دوسرے دن صبح کو بھی کہیں کہیں شعلے اٹھتے ہوئے نظر آئے۔ یہ مدرسہ جہان آگ لگی بشپ کاٹن کلکتہ کا بنایا ہوا تھا۔ اور اس مدرسہ کی بنیاد ۱۸۵۷ء کے غدر کے فرو ہونے کی شکریہ میں پادری صاحب نے ڈالی تھی اب چونکہ وہ سوختہ ہو گیا اسلئے گورنرون نے آٹھوین ماہ حال کی صبح کو ایک جگہ جمع ہو کے ایک اطلاع بچون کے والدین کے پاس بھیجی۔ گورنرونکی رائے ہے۔ کہ فی الحال عارضی مقامات پر بچونکو پڑھایا جائے۔ پندرہ دن میں سارے معاملات کا تصفیہ ہو جائیگا۔ اور پھر بچون کو مثل سابق کے ایک خاص مکان میں تعلیم دیجائیگی۔ گذشتہ شب طلبا سنٹرل ہوٹل پارک ٹورا پنے بہت سے دوستون کے گھرون میں رہے۔ اب مدرسہ کے بننے کے لئے دوبارہ چندہ ہو رہا ہے عنقریب بن کے تیار ہو جائے گا۔

زلزلہ کی خبرین

ریلیف فنڈ کمیٹی کا جلسہ ۱۳ مئی کو ٹاون ہال لاہور میں ہوا۔ گو مجمع زیادہ نہ تھا تاہم چندہ موعودہ کی تعداد ۳ ہزار تک پہونچ گئی۔

وادی کانگڑہ، کلو اور دیگر شمالی حصون میں سرکاری تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ۴ اپریل سے پہلے کوئی علامت آتش فشان پہاڑ کی نہین دیکھی گئی۔

کچھ، ریلیف فنڈ کی دوسری فہرست بھی شایع ہو چکی ہے جسکی تعداد ۳۰ ہزار ۳ سو ۳ روپیہ ہے۔ اسمین مہاراجہ الور کے ۲ ہزار، سکندر شیالین۔ جیوتھی گورکہا جنرال کے ایکہزار ۲ سو ۵۴ کرنل ریجرس کے ایکہزار ایک سو ۸۴۔ الائنس بینک شملہ کے بھی ایک ہزار شامل

ہین۔ لندن میں اس فنڈ کیلئے تقریبًا ۵ ہزار پونڈ جمع ہو چکے ہیں۔ ہندوستان کے تمام فوجی افسر و سپاہیون نے اس فنڈ میں بڑی دریادلی سے چندے دیئے بلکہ فنڈ قایم ہونیسے پہلے ہی گورکھا بٹالین نے دہرمسالہ کی مصیبت زدہ بیوی اور سالوتین گورکھا کی بیوہ اور یتیم بچون کی فیاضی سے امداد کی۔

غالبًا آسام کے ۱۸۹۷ء کے زلزلہ کے بعد پیمایش کی گئی تھی اسیطرح ضلع کانگڑہ اور دہرہ کے نواح کی اراضیات لایق اور تجربہ کار افسرونکی نگرانی میں پیمایش کیجائینگی تاکہ لیول میں اگر کوئی فرق پیدا ہوا ہے تو معلوم ہو جائے۔

آریہ سماج لاہور نے ایک ہزار من گندم اور ایک سو من دال خرید کی ہے تاکہ کانگڑہ کی مصیبت زدون میں کم قیمت سے فروخت کرے اس سے پہلے بھی آریہ سماج مذکور نے بہت سی رسد کپڑا وغیرہ کانگڑہ میں زلزلہ زدون میں تقسیم کیا ہے۔ (آفرین)

رڑکی سے ۸۰ کمپنی شملہ پہونچ گئی ہے یہان سے کلو جائے گی جہان زلزلہ نے سخت نقصان کیا ہے۔ مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ ڈانلڈ اسسٹنٹ انجنیر شروع مئی میں شملہ سے کلو روانہ ہو گئے۔ جہان مرمت وغیرہ کرائینگے۔ اور تخمینہ نقصان کی رپورٹ کرین گے تین چار روز تک برابر سو سو قلی روزانہ مع سامان و اوزار شملہ سے کلو روانہ ہوتے رہے۔ لیوری میں ایک ڈپو قایم کیا جائیگا۔ ڈپٹی کمشنر شملہ نے مزدور بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔ ازان بعد لیوری ہی سے یہ سب سامان اور قلی کلو روانہ کیئے جائینگے۔

بصدارت ڈپٹی کمشنر فیروزپور زلزلہ ریلیف فنڈ کے لیئے ٹاون ہال میں ایک جلسہ کیا گیا تاکہ کانگڑہ کے مصیبت زدون کے لیئے چندہ جمع کیا جائے۔ ایکہزار روپیہ کا وعدہ اسیوقت کیا گیا۔

ہندوستان کے زلزلہ کا حال سنکر جنوبی افریقہ کے ہندوستانی گروہ کو نہایت افسوس ہے ریلیف فنڈ کے لیئے چندہ وصول کیا جا رہا ہے۔

پائنیر لکھتا ہے کہ ۲۳ اپریل کو انگلینڈ میں مختلف مقامات میں ۱ اور ۲ بجے دن کے خفیف حرکتین محسوس ہوئین۔

وائسرائے بالقابہ اور لارڈ کچنر کی ریلیف فنڈ میں ملکہ انگلستان نے ایک سو گنی چندہ دیا۔

پرنس و پرنسس آف ویلز نے پچاس پچاس و پچیس پچیس پونڈ بالترتیب لارڈ کچنر اور وایسرائے بہادر کے ریلیف فنڈ میں چندہ دیا۔

بنک بنگال اپنے صدر مقام اور تمام شاخون میں زلزلہ فنڈ کا روپیہ بلا فیس داخل کریگا

دہرمسالہ میں مکانات تعمیر کرنے یا مرمت کرنے کے لئے عنقریب ماہرین فن کی ایک کمیٹی جمع ہوگی

بعض برگزیدہ سائینس دان و چند جوتشی بھی لکھتے ہیں کہ آئندہ عنقریب زلزلہ آنا ممکن ہے۔

وادی کلو سے اطلاع ملی ہے کہ ابھی مصیبت زدون کے خرچ کے لئے غلہ کافی ہے۔

لارڈ کچنر کے ریلیف فنڈ کیلئے مری ڈویژن برانچ نے جو چندہ جمع کیا ہے اسکی پہلی فہرست کی میزان ۵۹۰ روپیہ ہے۔

ملتان میں سوداگرون اور ساہوکارون نے زلزلہ ریلیف فنڈ کیلئے ایک جلسہ کیا جسمین ۱۳۰۰ روپیہ فورًا جمع ہو گیا۔

لارڈ کرزن بہادر نے کچنر ریلیف فنڈ میں ایک ہزار روپیہ دیا۔

کپورتھلہ میں ۴ اپریل کے زلزلہ سے ۱۰ لاکھہ کا نقصان ہوا۔

کانگڑہ میں زلزلہ سے تمام مساجد شہید ہو گئیں مسلمان توجہ کرین اور اس کار خیر میں حصہ لین۔ ایک لالہ صاحب نے دیوی کا مندر از سر نو تعمیر کیا جانیکے لئے ایک لاکھہ روپیہ دیا۔

گورنمنٹ پنجاب نے زلزلہ زدگان یعنے وادی کانگڑہ میں زر تقاوی تقسیم کیے جانے کیلئے ایک لاکھہ روپیہ کمشنر صاحب جالندہر کی تحویل میں دینے کا ارادہ کیا ہے اور تقاوی کی وصولی کے متعلق جو یہ قاعدہ تہا کہ ۲ سال کے اندر اندر ضرور ادا ہو جایا کرے وہ ترک کر دیا ہے۔ پہلی قسط ۱۹۰۶ء کی فصل خریف سے پہلے طلب نہین کیجائیگی۔ سر چارلس ریواز سفارش کرتے ہین کہ پانچ طریقون سے زلزلہ زدگان کی گورنمنٹ کو مدد کرنی چاہیئے۔

(۱) سب سے پہلے اور بڑی ضرورت یہ ہے کہ آبپاشی کی نہرون کی بہت جلد مرمت کرا دیجائے۔

(۲) تمام تباہ شدہ دیہات میں فصل ربیع کا مالیہ جو ماہ جون میں واجب الادا ہے معاف کیا جائے۔

(۳) تمام قصبات اور دیہات میں جہان تباہی زیادہ ہوئی ہو سال رواں کا انکم ٹیکس معاف کیا جاوے۔

(۴) مویشیوں کی خریدنے کیواسطے کاشتکارون کو کہلے دل سے زر تقاوی دیا جاوے جسپر سود نہ لیا جاوے۔ اور اسکی ادائگی میں آسانی بہم پہونچائی جائے۔

(۵) محکمہ جنگلات کو حکم دیا جائے کہ مکانات کی تعمیر کیلیئے لوگون کو لکڑی وغیرہ مفت دے اور سرکاری چراگاہون میں مویشی کو بلا کسی معاوضہ کے چرانیکی اجازت دے۔

بنک آف انگلینڈ نے ۲ سو پونڈ وایسرائے بالقابہ کے اور ۵۰ پونڈ لارڈ کچنر کے ریلیف فنڈ میں چندہ دیا۔

مسٹر سمین اینڈ وبسٹ نے لارڈ کچنر کی فنڈ میں ۵۰۰ کا چندہ دیا۔ لارڈ کچنر کا ریلیف فنڈ ۱۵ مئی کو بند ہو گیا۔

تازہ زلزلہ

سول ملٹری گزٹ وہرم سالہ ۲۰ مئی کی آئے ہوئے ایک تار کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ ۱۸ مئی ۱۹۰۵ء کو ۱۲ بجے دن کے

115

صحت بڑی عمدہ چیز ہے امر مسلم ہے
لوگ بیمار ہوتے ہیں امر مسلم ہے

مولیٰ کریم نے اپنے فضل سے دنیا میں مختلف اشیاء میں کچھ ایسے خواص رکھدیئے ہیں کہ انسانی کمزوریوں اور بیماریوں کی تلافی کر سکتے ہیں بشرطیکہ کامل طور پر ان سے فایدہ اٹھانے کی سعی کی جاوے یہی راز ہے جو اذا مرضت فهو يشفين کہنے والے کے کلام میں ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے ایک شفاخانہ کھولنا چاہا ہے جسمیں اصول صحت کی خلاف ورزی کی وجہ سے جو لوگ دکھہ اٹھارہے ہوں انکی بقدر طاقت ہمدردی کر دوں میں نے نہ نیپال کا سفر کیا ہے نہ مجھے کسی سادہو اور سنیاسی نے کوئی نسخہ بتایا ہے ہاں مجھے ایک فخر حاصل ہے جو میری رائے میں بہت ہی کم مشتہرین کو حاصل ہوگا۔ اور وہ یہ ہے

کہ سالہا سال سے میں مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی ثم القادیانی کے مطب میں انکی ماتحت اور نگرانی میں ہر قسم کے مریضوں کا علاج حکیم صاحب موصوف کی تجویز اور تفہیم سے کرتا رہا ہوں۔ اور ابتک بھی مجھے یہ فخر حاصل ہے بلکہ خصوصیت کے ساتھہ بیرونی مریضوں کی خط و کتابت اور انکے لئے نسخہ جات کا تجویز کرنا بھی میرے ہی سپرد ہے

پس جو لوگ حضرت حکیم الامۃ کے طریق علاج اور آپکی طبی تحقیقات اور واقفیت سے واقف ہیں اور میں جانتا ہوں پنجاب میں کوئی جگہ ہوگی جہاں ایسے واقف کار موجود نہوں ان کیلئے اتنا ہی کہدینا کافی ہے میرے تجربہ اور اس دعویٰ کی تصدیق خود مولانا ممدوح کی تحریر سے بھی ہوتی ہے اور اسوجہ سے میں نے یہ سلسلہ شروع کیا ہے اسمیں یہ بھی معلوم ہوگا کہ امراض عامہ جو اسباب عامہ کے ماتحت ہوتی ہیں کا علاج تو ان سے ہا مرتبہ آزمودہ اور مجرب نسخوں کے ذریعہ ہوگا جو مولانا صاحب کے مطب میں ہمیشہ مستعمل ہوتے ہیں اور خاص ... [illegible]

اس بنا پر یہ شفاخانہ جسکا نام **شفاخانہ فضل رحمانی** رکھا گیا ہے میں نے قادیان میں کھولدیا ہے۔ اس شفاخانہ کے ذریعہ سے ایک اور عظیم الشان کام بھی کرنا مقصود ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت حکیم الامۃ کی طبی **تحقیقات** اور **مجربات** کو جو ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری۔ اور ہر قسم کے جدید تجربوں پر مشتمل ہے بذریعہ رسالجات یا کتب کے شایع کیا جاوے۔

اب ذیل میں میں حضرت مولوی صاحب کی تصدیق کو بعد ان اشتہار دیتا ہوں تا جو اس شفاخانہ کی معرفت تمام بیماریوں کی دوا میں مل سکیں گی

میں تصدیق کرتا ہوں کہ فضل الرحمن میرے تجاربہ سے واقف ہے اور خوب واقف ہے۔ بعض خطرناک بیماریوں نفث الدم اور دق میں اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا میں امید کرتا ہوں کہ اگر وہ تقویٰ سے کام لیگا تو اسکو خود بھی اور اسکی باعث بہت لوگوں کو نفع پہونچیگا۔ الٰہی میرا گمان سچ ہو آمین۔ نورالدین

المشتہر مفتی فضل الرحمن مالک شفاخانہ فضل رحمانی قادیان

ہندوستان میں ایک لاثانی کمپنی

کیا آپکو معلوم نہیں ہے کہ بھارت بیمہ کمپنی لاہور ہندوستان بھر میں ایک لاثانی کمپنی ہے بمفصلہ ذیل وجوہات سے

(۱) اسکا کل انتظام دیسیوں کے ہاتھہ میں ہے

(۲) اسکا سرمایہ دیسی کارخانوں و تجارت میں لگایا جاتا ہے، جس سے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو فایدہ پہونچتا ہے،

(۳) دیسیونکی ہاتھہ میں انتظام ہونیکی وجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیر ملکی کمپنیوں کے مقابلہ میں بالکل کم ہے اور اسلئے یہ نہایت مضبوط اور مستحکم بنیاد پر قایم ہے۔

(۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کر چکے ہیں انکی پسماندگان کو بلا حیل و حجت کے فوراً بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے چنانچہ تمام پبلک کمپنی کی اس خوش معاملگی اور حق شناسی سے خوب آگاہ ہے علاوہ اور بھی کئی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہیں جو ہندوستانی باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی و ملکی فوائد کو مدنظر رکھیگا تو وہ قایل ہو جائیگا کہ اپنی زندگی کا بیمہ سوائے بھارت کی اور کسی کمپنی میں نہیں کرانا چاہئے۔

آج وقت ہے کہ آپ اس محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بنکر اپنی بال بچوں اور دیگر عزیزوں کیلئے ایک معقول رقم چھوڑ جانیکا انتظام کریں ہماری کمپنی کے پراسپیکٹس کا سرکاری مطالعہ آپکو ہمارے دعوے کی صحت کا قایل کرادیگا ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ لکھہ بھیجئے پراسپیکٹس مذکور آپکی خدمت میں بذریعہ ڈاک پہونچ جاوے گا۔

گیان چند مینجر وائس چیئرمین ... [illegible]

... سیکرٹری بھارت بیمہ کمپنی لاہور ... [illegible]

محکمہ بندوبست کیلئے خوشخبری

پٹواری گزٹ! پٹواری گزٹ!! پٹواری گزٹ

اخبار پنجہ فولاد کے ناظرین کا ایک بڑا حصہ مال اور نہر سے متعلق ہے۔ محرران منشی۔ امین سلعدار۔ پٹواریان مال اور نہر۔ نائب تحصیلدار ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ۔ تحصیلدار۔ افسران مال ڈپٹی کلکٹر نہر۔ مہتمم بندوبست۔ غرض مال اور نہر کے ہر قسم کے عہدہ داروں تک اس اخبار کی رسائی ہے۔ پنجہ فولاد تاریخ اجرائے سے لیکر آجتک محکمہ مال اور نہر کا سچا خدمتگذار ثابت ہو رہا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اخبار پنجہ فولاد جس پٹواری یا امین یا کسی اور بندوبستی ملازم نے ایک دفعہ دیکھا ہے۔ بغیر خریداری کے نہیں رہ سکا اب محکمہ بندوبست کے ہمدردوں اور عام خیرخواہوں کے اصرار سے ارادہ کیا ہے۔ کہ شروع ماہ جون سے اخبار پنجہ فولاد کے ہمراہ چار صفحوں کا ایک ضمیمہ بنام پٹواری گزٹ ہر ہفتہ شایع کیا جاوے جسمیں محکمہ مال اور نہر کی خبریں افسروں اور عام عہدہ داروں کے تغیر و تبدل تنزل۔ ترقی موقوفی و بحالی۔ اور انعامات وغیرہ کے حالات معہ انتخاب پنجاب گورنمنٹ گزٹ شایع ہوا کریں۔ اور اس امر کی کوشش کیجاوے۔ کہ پٹواریوں کی شبانہ روز محنت سے مابی تنخواہ کی تکلیف کی تنخواہ کی شکایت حکام بالا پر ظاہر کر کے ان کے حقوق پر توجہ دلائی جاوے اخبار کی سالانہ قیمت تین روپے ہے اور پیشگی قیمت دینے والے کو علاوہ ضمیمہ کے ناول مفت ملتے ہیں۔ پٹواری گزٹ کے جاری ہونے اور اخراجات کی زیادتی کیوجہ سے چاہئے تو یہ تھا کہ قیمت بڑھا دیجاتی۔ یا کم از کم مقررہ قیمت میں بھی کمی نہ کیجاتی۔ مگر محض غریب پٹواریوں کے خاطر اخبار کی قیمت میں دو کمی اور رعایت کر دیجاتی ہے یعنے اگر آپ اخیر مئی سے پہلے پہلے درخواست بھیجدیں گے۔ تو صرف ۲ لئے جاوینگے۔ اور ناول بھی مفت نذر ہوں گے۔ امید ہے کہ اہلکاران مال و نہر اس موقع سے فایدہ اٹھا کر باعث ترقی کا ہوگا جو در حقیقت انکی اپنی ترقی ہے۔

المشتہر

مینجر اخبار پنجہ فولاد و پٹواری گزٹ نولکھا لاہور

مرا برف بارید بر پر زاغ
نشاید چو بلبل تماشائے باغ

واقعی بڑھاپا دنیاوی خوشیوں کا خاتمہ ہے اور خاصکر جنکی اولاد نہوا انکا بڑھاپا تو غضب ڈھاتا ہے آپ بھی اگر بالوں کی حد تک پہونچ گئے ہوں تو مفصلہ ذیل غور سے پڑھیں

شاہی خضاب مثل تیل ہو بہل سے لگایا جاتا ہے بالوں کو دو منٹ میں سیاہ بنور کر دیتا ہے نہ جلد پر داغ دیتا ہے اور نہ بالونکو سخت کرتا ہے قیمت دو روپے۔

روح افزا۔ نامردی سستی لاولدی ضعف باہ دوام جریان وغیرہ کو دور کر کے اسلئے اکسیر ہے بیر کو نوجوان اور نوجوان کو ہلتن پہلوان بناتا ہے قیمت تین روپیہ فی شیشی

روح النساء۔ حیض بقاعدہ کم یا زیادہ دیر بعد یا جلد یا تکلیف سے یا بالکل نہ آوے۔ سفید پانی آوے لاولدی ہو یا دنیر سوزش ہو۔ غرضیکہ عورتوں کی سب بیماریوں کیواسطے مجرب ہے۔ قیمت تین روپیہ فی شیشی۔

فرانسیسی گلگونہ۔ چہرہ کی جھریاں چھائیاں سیاہ داغ دکیل وغیرہ کو دور کر کے خوبصورت و اجلا بناتا ہے خوبصوری کیواسطے لازمی ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

گولیاں و روغن۔ انکے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں اگر کچھ سفید ہو گئے ہوں تو بھی سیاہ ہو جاتے ہیں اور پھر ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں قیمت دو روپے

بال اڑانیکا تیل۔ بلا کسی تکلیف و خارش دو منٹ میں نازک سے نازک جگہ کے بال بھی دور ہوں قیمت ... [illegible]

سرمہ ممیرا۔ دہند غباری۔ لالی پڑوال پانی بہنا وابتدائی موتیا بند کیواسطے اکسیر ہے قیمت دو روپیہ تولہ

بواسیر خونی بادی جدید یا آتشک سے ہو یا ... اگر ہوں تو بلا تکلیف گم۔ قیمت دو روپیہ

دمہ۔ کیسا ہی پرانا و سخت دمہ ہو خواہ پھیپھڑے خراب ہو گئے ہیں شرطیہ شفا ہو۔ قیمت تین روپیہ

دوائی آتشک مجرب و اکسیر قیمت تین روپیہ

دوائی۔ سوزاک تیر بہدف تین روپے

خط و کتابت کا پتہ

ڈاکٹر ایس سنگھ ایم اے ایل ایم ایس ہسپتال فیروز پور شہر پنجاب

تقاضا یا دار احباب

توجہ کریں وی پی

جاری ہو رہے ہیں۔

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

زمیندار ایسوسی ایشن

منشی سراج الدین احمد نے اخبار زمیندار کے اجراء سے زمینداروں پر جو احسان کیا ہے وہ ہی کچھ کم شکرگذاری کے قابل نہیں اب منشی صاحب موصوف نے زمینداروں کے بہبود اور سود کی خاطر کرم آباد ضلع گوجرانوالہ میں ۲۵ و ۲۶ جون ۱۹۰۵ء کو ایک زمیندار ایسوسی ایشن کا اجلاس کرنا چاہا ہے۔ یہ ایسوسی ایشن زمینداروں کی وکیل ہوگی اور زمینداروں کی ضروریات اور جائز شکایتوں کو گورنمنٹ تک پہونچائے گی۔ یہ ایسوسی ایشن کسی قوم یا فرقہ سے مخصوص نہ ہوگی ہاں زمینداروں سے مخصوص ہوگی جو صاحب شریک جلسہ ہونا چاہیں وہ ۱۵ روز پہلے ایڈیٹر صاحب کو اطلاع دیں فردکشی اور مہمانداری کا کل انتظام منشی صاحب موصوف اپنے خرچ سے کرینگے میں انکی اس مفید اور کارآمد تحریک پر انہیں مبارکباد دیتا ہوں اور انکی کامیابی کا آرزومند ہوں۔

دل کیوں سخت ہورہے ہیں؟

کانگڑہ دیلی ۴ اپریل کے زلزلہ سے جسقدر تباہ ہوئی ہے اور جو عبرت ناک نظارہ وہاں موجود رہا ہے اسکو دیکھنے والے چاہیے تو یہ تھا کہ خدا تعالی کی اس قہری تجلی سے اسقدر متاثر ہوتے کہ انکی زندگیوں میں ایک حیرت انگیز انقلاب پیدا ہو جاتا وہ اپنے چال چلن اور رویہ کا وہ نمونہ دکھاتے جس سے دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا کہ فی الحقیقت وہ خدا تعالے کے انتقام اور غضب کی کیفیتوں سے متاثر دل رکھتے ہیں مگر نہیں معلوم ابھی کیا ہونے والا ہے کیونکہ جو خبریں کانگڑہ سے آرہی ہیں وہ سخت حیرت افزا ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جو قلی کام کرنے کے لئے وہاں بھیجے گئے ہیں باوجودیکہ خدا تعالے کی قہری تجلی کے آثار وہاں دیکھتے رہے ہیں لیکن انہوں نے باوجود ڈبل مزدوریاں لینے کے مصلوک زلزلہ زدگان کا مال مارنے سے بھی پرہیز نہیں کیا۔ یہ گری ہوئی حالت اور نوع انسان کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کیا ظاہر کرتا ہے؟ یہی کہ خدا تعالے کی ہستی اور اسکے وجود پر ایمان نہیں ورنہ اگر سچا یقین ہو اور ایمان موجود ہو تو یہ وقت ہمدردی اور خداترسی کا ہے یا ایسی کمینہ حرکات اور بے حیائیوں کا۔ اہل ملک یقین کریں یا نہ کریں لیکن میں ظاہر کرنا اسا فرض سمجھتا ہوں کہ جب کہ ملک کی ایمانی حالت یہانتک متنزل ہو چکی ہے گناہ کیلئے

اسقدر جرات اور دلیری پیدا ہورہی ہے پھر بھی اگر کسی ایمان بخش اور خدانما وجود کی ضرورت نہیں تو پھر کبھی بھی کوئی ضرورت نہیں ہو سکتی؟ مگر یاد رکھو کہ ضرورت ہے اور وہ اپنے وقت پر ضرورت حقہ کے ساتھ آپہونچا ہے سعادتمند اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں شپرک سیرت اس کے وجود سے انکار کرتے اور تاریکی میں مارے مارے پھرتے ہیں۔

تعصب ہے یا جہالت

تعصب بجائے خود ایک ایسی تاریکی دماغ پر پیدا کرتا ہے کہ وہ عقل و فکر کی قوتوں کو محض بیکار کرکے جاہل بنا دیتا ہے اخبارات میں کانگڑہ کی کسی سادہو کا قصہ چھپ رہا ہے کہ اسنے زلزلہ کے آنیکی خبر دی تھی۔ میں اسبات کو تعجب کی نظر سے نہیں دیکھتا ممکن ہے کہ اللہ تعالے نے اپنے کسی بندہ کو ایسی اطلاع وہاں دیدی ہو۔ لیکن تعجب اس امر پر آتا ہے کہ ایک غیر معروف سادہو (جسکے صحیح حالات ابھی تک شائع نہیں ہوئے) کی بات کو تو یقین کے درجہ تک پہونچایا جاتا ہے اور خدا تعالے کا ایک مامور ایک بات کہتا ہے جو پورے یقین اور وثوق پر مبنی ہے سالہا سال پہلے سے چھپی ہوئی موجود ہے اسپر ہنسی اڑائی جاتی اور اخباروں کے کالم کے کالم سیاہ کرنا ملک کی خدمت سمجھا جاتا ہے۔ تعجب! اگر یہ جہالت نہ ہوتی تو یہ لوگ حقیقی خیرخواہ کو دشمن نہ سمجھتے۔ کیا وہ شخص جو کسی کو خبر دے کہ میاں تیرے گھر میں آگ لگی ہوئی ہے اسے بجھاوے اسکا بدخواہ سمجھا جاوے گا یا حقیقی بہی خواہ!

موت

اگر تو موت کو اپنا دوست خیال کرے تو تجھکو اسکی خاطر اور مہمانداری کے سامان کی فکر لازم ہے اور اگر تو اسکو اپنا دشمن سمجھے تو اسکی تکلیفات سے بچنے کی تدبیریں واجب ہیں

آفتاب ہند

عجیب جدت

پوپ روم کے کتب خانہ میں ایک رسالہ سانپوں کے متعلق تین سو فیٹ لمبا اور ایک فیٹ چوڑا ہے جو ایک سانپ کی تین سو فیٹ لمبی آنت پر لکھا گیا ہے۔

شفاخانہ فضل رحمانی

آج کے اخبار کے مہرہ اشتہارات میں شفاخانہ فضل رحمانی کا اشتہار میرے محترم بھائی مفتی فضل رحمن صاحب کیطرف سے شائع ہوا ہے حضرت حکیم الامتہ کی تصدیق کے بعد کچھ ضرورت نہیں ہے کہ میں مفتی صاحب کے متعلق کچھ عرض کروں۔ البتہ اسقدر کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جو لوگ کسی قسم کی دوائی کی ضرورت سمجھتے ہوں وہ مفتی صاحب کے تجربہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں کیونکہ اس طریق پر وہ مفتی صاحب کے ذریعہ حکیم الامتہ کے مجربات سے فائدہ اٹھائیں گے جنکے تیار کرنے کا مفتی صاحب نے انتظام کیا ہے۔

تحفۃ المشتاقین

اس نام کا ایک مجموعہ سید عبدالحی عرب صاحب نے حال میں ٹائیٹل سمیت چودہ صفحوں پر شائع کیا ہے۔ یہ پنجابی سی حرفی قصیدہ اور کافی وغیرہ کا مجموعہ ہے۔ قیمت صرف ۲ ہے۔ عرب صاحب موصوف سے مل سکتا ہے۔ پنجابی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ضرورت اور آپ کی صداقت کے اظہار کا بہت اچھا ذریعہ ہے۔

پیسہ اخبار کو مبارک ہو

لاہور میں ۲۲ مئی کو دو دفعہ زلزلہ کے دھکے لگے پیسہ اخبار اور اس کے دوستوں کو مبارک ہو جو کہتے تھے کہ لاہور وغیرہ میں کوئی زلزلہ نہیں آئیگا۔ یہ ابتداء عشق ہے۔ خدا تعالے کا کون مقابلہ کر سکتا ہے اور اسکے علوم پر کون احاطہ کر سکتا ہے؟

پیسہ اخبار اور انجمن حمایت اسلام

پیسہ اخبار کی پولیسی کا پتہ لگانا جسقدر سہل ہے اسی قدر مشکل بھی ہے اگر اسکے فائلوں کی پڑتال کی جاوے تو جسقدر رنگ اسنے بدلے ہوئے ہیں ان سب کا نقشہ عیاں ہو جاتا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ پیسہ اخبار انجمن حمایت اسلام کا بڑا مداح اور پیسہ اخبار کا ایڈیٹر اور منیجر ہر جلسہ میں نئی تجویزیں پیش کرنے کے آرزومند رہا کرتے تھے جب سے کہ انجمن حمایت اسلام کی انتظامی کمیٹی میں بعض نئی روشنی کے نوجوانوں نے اپنا دست تصرف دراز کرنا چاہا ہے اور ان لوگوں کو (جنکی محنت اور مساعی جمیلہ سے انجمن اس پایہ تک پہونچی ہے) اپنی خودغرضیوں کا شکار کرنا چاہا ہے پیسہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب نے بھی مخالفت کا ٹھیکہ لے لیا ہے اور ہر قسم کے غلط اور بیجا اعتراض انجمن کے کارکنوں اور اسکے مقاصد پر کرنے شروع کر رکھے ہیں۔ امسال سالانہ جلسہ کی تقریب پر اس مخالف پارٹی نے جو روس اور جاپان کی لڑائی کے نقشے دکھائے وہ میرے اپنے مذاق پر تو خدا تعالی نے ایک برگزیدہ جری کی پیشگوئی کو پورا کر دیا۔

تنبیہ معنے

مخالفوں میں کھوٹ

لیکن باایں مجھے بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے سخت افسوس ہوا۔ اس مخالف پارٹی کا نام فریق اصلاح طلب رکھا گیا ہے جو سراسر بے اصل ہے اگر یہ فریق محض اصلاح طلب ہوتا تو اس طرح پر مخالفت کا اکھاڑہ نہ جماتا۔

ہر چند میں اپنے مذاق پر انجمن میں بعض باتوں کی کمی پاتا ہوں لیکن میں اس سے کبھی انکار نہیں کرنا چاہتا کہ جسقدر انجمن سے ہو سکتا ہے وہ نوجوان مسلمانوں کو دینیات سے واقف کرکے موجودہ زہریلہ فلسفہ سے بچانا چاہتی ہے اور اب انجمن کی باگ ڈور وہ لوگ ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں جنکا اسلام بجائے خود ایک ایسا اسلام ہے جسکے بانی وہ آپ ہیں۔ اگر کالج یا انجمن کا انتظام ان لوگوں کے ہاتھ میں دیا جاوے تو کیا پھر یہ لوگ وہی اصلاحیں نہ کریں گے جو ریفارمر کے ذریعہ شریعت اسلام اور قرآن کریم میں کرنا چاہتے ہیں۔ ہر مسلمان ایسے امور میں جو مسلمانوں سے تعلق رکھتے ہیں رائے دینے کا مجاز ہے پس مسلمان اگر اسلام کی کچھ بھی خیر منانا چاہتے ہیں اور انجمن حمایت اسلام کے کارکنوں کو حمایت اسلام کی کچھ بھی غیرت ہے تو وہ ہرگز اس شور و پکار کی جو مخالف پارٹی کر رہی ہے پروا نہ کریں۔ اور ہرگز ہرگز انکو انتظامی معاملات میں دخل نہ دیں کالج رہے یا جائے یہ مسلمانوں کے اپنے سوچنے کا سوال ہے لیکن تم کالج کو ان ہاتھوں میں دیکر جو اسلام کو ایک نیا اسلام بنا دینا چاہتے ہیں اور اسلام کو عیسائیت کے قالب میں لانا چاہتے ہیں۔ اسلامیہ کالج کی بجائے گورنمنٹ کالج نہ بناؤ۔ اخلاقی جرأت سے کام کرو۔ اصلاح طلب فریق کالج کی اصلاح نہیں چاہتا وہ تو سرے سے اسلام کی اصلاح کا خواہشمند ہے اگر کسی کو شک ہے تو ان تحریروں کو پڑھے جو اڈیٹر میاں شاہ دین صاحب اور مسٹر دلاور حسین صاحب وغیرہ کیطرف سے نکلی ہیں۔ غرض مسلمانوں کو مطلع رہنا چاہیے کہ پیسہ اخبار کو حق کے ساتھ ایک خاص دشمنی معلوم ہوتی ہے سلسلہ عالیہ کی مخالفت بھی وہ اسی تعصب کی وجہ سے کرتا ہے جو اسکو حق کے ساتھ ہے ورنہ انجمن حمایت اسلام کی مخالفت ان لوگوں کے مقابلہ میں کیا معنی رکھتی ہے جو اسلام کی ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ انجمن حمایت اسلام کے خلاف جسقدر آرٹیکل اسنے لکھے ہیں ان

تفسیر القرآن من مسیح الزمان

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور جو اس سورہ مبارکہ مین خواص روحانی ہین وہ بھی ایسے اعلےٰ و حیرت انگیز ہین جنکو طالب حق دیکھکر اسبات کے اقرار کے لئے مجبور ہوتا ہے کہ بلا شبہ وہ قادر مطلق کا کلام ہے چنانچہ منجملہ اُن خواص عالیہ کے ایک خاصہ روحانی سورۂ فاتحہ مین یہ ہے کہ دلی حضور سے اپنی نماز مین اُسکو ورد کر لینا اور اوسکی تعلیم کو فی الحقیقت سچ سمجھ کر اپنے دل مین قایم کر لینا تنویر باطن مین نہایت دخل رکھتا ہے یعنی اوس سے انشراح خاطر ہوتا ہے اور بشریت کی ظلمت دور ہوتی ہے اور حضرت مبدء فیوض کے فیوض انسان پر وارد ہونے شروع ہوجاتے ہین اور قبولیت الٰہی کے انوار اُسپر احاطہ کر لیتے ہین یہانتک کہ وہ ترقی کرتا کرتا مخاطبات الٰہیہ سے سرفراز ہو جاتا ہے اور کشوفِ صادقہ اور الہامات واضحہ سے تمتع تام حاصل کرتا ہے اور حضرت الوہیت کے مقربین مین دخل پالیتا ہے اور وہ وہ عجائبات القاء غیبی اور کلام لاریبی اور استجابت ادعیہ اور کشف مغیبات اور تائید حضرت قاضی الحاجات اُس سے ظہور مین آتی ہین کہ جسکی نظیر اوسکے غیر مین نہین پائی جاتی اگر مخالفین اس سے انکار کرین اور غالباً انکار ہی کرین گے تو اسکا ثبوت اس کتاب مین دیا گیا ہے اور یہ احقر ہر یک طالب حق کی تسلی کرنے کو طیار ہے اور نہ صرف مخالفین کو بلکہ اسمی اور رسمی موافقین کو بھی جو بظاہر مسلمان ہین مگر محجوب سلمان اور حق سے بے جان ہین جنکو اس پر ظلمت زمانہ مین آیات سماویہ پر یقین نہین رہا اور الہامات حضرت احدیت کو محال خیال کرتے ہین اور از قبیل اوہام اور وساوس قرار دیتے جنہون نے انسان کی ترقیات کا نہایت تنگ اور منقبض دائرہ بنا رکھا ہے کہ جو صرف عقلی اٹکلون اور قیاسی ڈھکوسلون پر ختم ہوتا ہے اور دوسری طرف خدا تعالےٰ کو بھی نہایت درجہ کا کمزور اور ضعیف سا خیال کر رہے ہین سو یہ عاجز ان سب صاحبون کی خدمت مین باادب تمام عرض کرتا ہے کہ اگر ابتک تاثیرات قرآنی سے انکار ہے اور اپنے جہل قدیم پر اصرار ہے تو اب نہایت نیک موقعہ ہے کہ یہ احقر خادمین اپنے ذاتی تجارب سے ہر یک منکر کی پوری

پوری اطمینان کر سکتا ہے اسلئے مناسب ہے کہ طالب حق منکر اس احقر کیطرف رجوع کرین اور جو جو خواص کلام الٰہی کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اوسکو بچشم خود دیکھ لین اور تاریکی اور ظلمت مین سے نکلکر نور حقیقی مین داخل ہو جائین ۔ ابتک تو یہ عاجز زندہ ہے مگر وجود خاکی کی کیا بنیاد اور جسم فانی کا کیا اعتماد پس مناسب ہے کہ اس عام اعلان کو سُنتے ہی احقاق حق اور ابطال باطل کیطرف توجہ کرین تا اگر دعویٰ اس احقر کا بہ پایۂ ثبوت نہ پہونچ سکے تو منکر اور روگردان رہنے کے لئے ایک وجہ موجہ پیدا ہو جائے لیکن اگر اس عاجز کے قول کی صداقت جیسا کہ چاہئے بہ پایۂ ثبوت پہونچ جائے تو خدا سے ڈر کر اپنے باطل خیالات سے باز آئین اور طریقہ حقہ اسلام پر قدم جما دین تا اس جہان مین ذلت اور رسوائی سے اور دوسرے جہان مین عذاب اور عقوبت سے نجات پا دین سو دیکھو اے بھائیو اے عزیزو اے خلاصہ فرزندو اے پنڈتو اے پادریو اے آریو اے نیچریو اے براہم دہرم والو کہ مین اسوقت صاف صاف اور علانیہ کہہ رہا ہون کہ اگر کسی کو شک ہو اور خاصہ مذکورۂ بالا کے ماننے مین کچھ تامل ہو تو وہ بلا توقف اس عاجز کی طرف صبوری اور صدق دلی سے کچھ عرصہ تک صحبت مین رہ کر بیانات مذکورۂ بالا کی حقیقت کو بچشم خود دیکھ لے ایسا نہ ہو کہ اس ناچیز کے گذرنے کے بعد کوئی نامنصف کہے کہ کب مجھہ کو کھولکر کہا گیا کہ تا مین اس جستجو مین پڑتا کب کسی نے اپنی ذمہ داری سے دعویٰ کیا تا مین ایسے دعوے کا ثبوت اوس سے مانگتا سوائے بھائیو اے حق کے طالبو ادہر دیکھو کہ یہ عاجز کھولکر کہتا ہے اور اپنے خدا پر توکل کر کے جسکے انوار دن رات دیکھ رہا ہے اس بات کا ذمہ دار بنتا ہے کہ اگر تم دلی صدق اور صفائی سے حق کے جویان اور خواہان ہوکر صبر اور ارادت سے کچھ مدت تک اس احقر کی صحبت مین زندگی بسر کروگے تو یہ بات تمپر بدیہی طور پر کھل جائیگی کہ فی الحقیقت وہ خواص روحانی جنکا اس جگہ ذکر کیا گیا ہے سورۂ فاتحہ اور قرآن شریف مین پائے جاتے ہین سو کیا مبارک وہ شخص ہے کہ جو اپنے دل کو تعصب اور عناد سے خالی کر کے اور اسلام کے قبول کرنے پر مستعد ہوکر اس مطلب کے حصول کے لئے بصدق و ارادت توجہ کرے اور کیا بدقسمت وہ آدمی ہے کہ اسقدر روشن و انکشاف باتین سُنکر پھر بھی نظر اوٹھا کر نہ دیکھے اور دیدہ و دانستہ خدا تعالےٰ کی لعنت اور غضب کا مورد بنجاوے مرگ نہایت نزدیک ہے اور بازی اجل سر پر ہے اگر جلد تر خدا سے ڈر کر اس عاجز کی باتون کیطرف نظر نہین کروگے اور اپنی تسلی اور تشفی حاصل کرنے کے لئے صدق اور

ارادت سے قدم نہین اٹھاؤگے تو مین ڈرتا ہون کہ آپ لوگون کا ایسا ہی انجام نہ ہو جیسا پنڈت دیانند آریون کے سرگروہ کا انجام ہوا کیونکہ اس احقر نے اونکو اون کی وفات سے ایک مدت پہلے راہ راست کیطرف دعوت کی اور آخرت کی رسوائی یاد دلائی اور اونکے مذہب اور اعتقاد کا سراسر باطل ہونا براہین قطعیہ سے اُنپر ظاہر کیا اور نہایت عمدہ اور کامل دلائل سے باادب تمام اونپر ثابت کر دیا کہ دہریون کے بعد تمام دنیا مین آریون سے بدتر اور کوئی مذہب نہین کیونکہ یہ لوگ خدا تعالےٰ کی سخت درجہ پر تحقیر کرتے ہین کہ اُسکو خالق اور رب العالمین نہین سمجھتے اور تمام عالم یہانتک کہ دنیا کے ذرہ ذرہ کو اوسکا شریک ٹہراتے ہین اور صفت قدامت اور ہستی حقیقی مین اوس کے برابر سمجھتے ہین اگر انکو کہو کہ کیا تمہارا پرمیشر کوئی روح پیدا کر سکتا ہے یا کوئی ذرہ جسم کا وجود مین لا سکتا ہے یا ایسا ہی کوئی اور زمین و آسمان بھی بنا سکتا ہے یا کسی اپنے عاشق صادق کو نجات ابدی دے سکتا ہے اور بار بار کُتا بلا بننے سے بچا سکتا ہے یا اپنے کسی محبت خالص کی توبہ قبول کر سکتا ہے تو ان سب باتون کا یہی جواب ہے ۔ کہ ہرگز نہین اوسکو یہ قدرت ہی نہین کہ ایک ذرہ اپنی طرف سے پیدا کر سکے اور نہ اوسمین یہ رحمیت ہے کہ کسی اوتار یا کسی کہی مُنی کو یا کسی ایسے کو بھی کہ جسپر وید اترا ہو ہمیشہ کے لئے نجات دے اور پھر اوسکا مرتبہ ملحوظ رکھکر مُکتی خانہ سے باہر دفعہ نہ کرے اور اپنے اوس پیارے کو جسکے دل مین پرمیشر کی پریت اور محبت رچ گئی ہے بار بار کُتا بلا بننے سے بچاوے ۔

مگر افسوس کہ پنڈت صاحب نے اس نہایت ذلیل اعتقاد سے دست کشی اختیار نہ کی اور اپنے تمام بزرگون اور اوتارون وغیرہ کی اہانت اور ذلت جائز رکھی مگر اس ناپاک اعتقاد کو نہ چھوڑا اور مرتے دم تک یہی اُنکا ظن رہا کہ گو کیسا ہی اوتار ہو رامچندر ہو یا کرشن ہو یا خود وہی ہو جسپر وید اوترا ہے پرمیشر کو ہرگز منظور ہی نہین کہ اوسپر دائمی فضل کرے بلکہ وہ اوتار بنا کر پھر بھی اونہین کو کیڑے مکوڑے ہی بناتا رہے گا وہ کچھ ایسا سخت دل ہے کہ عشق اور محبت کا اوسکو ذرا پاس نہین اور ایسا ضعیف ہے کہ اوسمین خود بخود بنانے کی ذرہ طاقت نہین ۔ یہہ پنڈت صاحب کا خوش عقیدہ تہا جسکو پُر زور دلائل سے رد کر کے پنڈت صاحب

پر یہ ثابت کیا گیا تہا کہ خدا تعالےٰ ہرگز ادھورا اور ناقص نہین بلکہ مبدء ہے تمام فیضون کا اور جامع تمام خوبیون کا اور مستجمع ہے جمیع صفات کاملہ کا اور وحدہٗ لاشریک ہے اپنی ذات مین اور صفات مین اور معبودیت مین اور پہر اس کے بعد دو دفعہ بذریعہ خط رجسٹری شدہ حقیت دین اسلام سے بدلائل واضح اونکو متنبہ کیا گیا اور دوسرے خط مین یہ بھی لکھا گیا کہ اسلام وہ دین ہے جو اپنی حقیت پر دوہرا ثبوت ہر وقت موجود رکھتا ہے ایک معقولی دلائل جن سے اصول حقہ اسلام کی دیوار رؤئین کی طرح مضبوط اور مستحکم ثابت ہوتی ہین دوسری آسمانی آیات و ربانی تائیدات اور غیبی مکاشفات اور روحانی الہامات و مخاطبات اور دیگر خارق عادات جو اسلام کے کامل متبعین سے ظہور مین آتے ہین جن سے حقیقی نجات ایسے جہان مین سچے ایماندار کو ملتی ہے یہ دونون قسم کے ثبوت اسلام کے غیر مین ہرگز نہین پائے جاتے اور نہ اونکو طاقت ہے کہ اس کے مقابلہ پر کچھ دم مار سکین لیکن اسلام مین وجود اسکا متحقق ہے سو اگر ان دونون قسم کے ثبوت مین سے کسی قسم کے ثبوت مین شک ہو تو اسی جگہ قادیان مین آکر اپنی تسلی کر لینی چاہیئے اور یہ بھی پنڈت صاحب کو لکہا گیا کہ معمولی خرچ آپ کی آمد و رفت کا اور نیز واجبی خرچ خوراک کا ہمارے ذمہ رہے گا اور وہ خط اون کے بعض آریون کو بھی دکہلایا گیا اور دونون رجسٹریون کی اون کی دستخطی رسید بھی آگئی پر اونہون نے حب دنیا اور ناموس دنیوی کے باعث سے اس طرف ذرا بھی توجہ نہ کی یہانتک کہ جس دنیا سے اونہون نے پیار کیا اور ربط بڑہایا تہا آخر بصد حسرت اوسکو چھوڑکر اور تمام درم و دینار سے بہ مجبوری جدا ہوکر اس دار الفنا سے کوچ کر گئے اور بہت سی غفلت اور ظلمت اور ضلالت اور کفر کے پہاڑ اپنے سر پر لے گئے اور سفر آخرت کی خبر بھی کہ جو اونکو ۳۰ ۔ اکتوبر ۱۸۸۳ء مین پیش آیا ۔ تخمیناً تین ماہ پہلے خداوند کریم نے اس عاجز کو دیدی تہی چنانچہ یہ خبر بعض آریہ کو بتلائی بھی گئی تہی خیر یہ سفر تو ہر ایک کو درپیش ہی ہے اور کوئی آگے اور کوئی پیچھے اس مسافر خانہ کو چھوڑنے والا ہے مگر یہ افسوس ایک بڑا افسوس ہے کہ پنڈت صاحب کو خدا نے ایسا موقع ہدایت پانے کا دیا کہ اس عاجز کو انکے زمانہ میں پیدا کیا ۔

علاوہ باوصف ہر طور کے اسلام کی ہدایت پانیسے بے نصیب رہے۔ روشنی کیطرف انکو بلایا گیا مگر اونہون نے کم بخت دنیا کی محبت سے اوس روشنی کو قبول نہ کیا اور سر سے پانوتک تاریکی مین پھنسے رہے ایک بندہ خدانے بارہا انکو انکی بھلائی کے لئے اپنی طرف بلایا مگر اونہون نے اوسکی طرف قدم بھی نہ اوٹھایا اور یونہی عمر کو بیجا تعصبون اور نخوتون مین ضایع کرکے حباب کیطرح ناپدید ہوگئے حالانکہ اس عاجز کے دس ہزار روپیہ کے اشتہار کا اول نشانہ وہی تھے اور اسی وجہ سے ایک مرتبہ رسالہ برادرہند مین بھی اون کے لئے اعلان چھپوایا گیا مگر اون کی طرف سے کبھی صدا نہ اوٹھی یہانتک کہ خاک مین یا راکھہ مین جا ملے۔

سواے بہائیو انہین پنڈت صاحب کے حال سے نصیحت پکڑو اور اپنے نفسون پر ظلم نہ کرو سچی نجات کو ڈھونڈھو تا اسی جہان مین اوسکی برکتین پاؤ۔ سچی اور حقیقی نجات وہی ہے جسکی اس جہان مین برکتین ظاہر ہوتی ہین اور خادر قوی کا وہی پاک کلام ہے کہ اسی جگہ طالبون پر آسمانی راہ کہولتا ہے سو اپنے آپکو دہوکا مت دو اور جس دین کی حقیقت اسی دنیا مین نظر آرہی ہے اوس پاک دین سے روگردان ہوکر اپنے دلپر تاریکی کا دہبہ مت لگاؤ ہان اگر مقابلہ اور معارضہ کرنے کی طاقت ہے تو اسی سورۂ فاتحہ کے کمالات کے مساوی کوئی دوسرا کلام پیش کرو اور جو کچھ سورۂ فاتحہ کے خواص روحانی کی بابت اس عاجز نے لکہا ہے وہ کوئی سماعی بات نہین ہے بلکہ یہ عاجز اپنے ذاتی تجربہ سے بیان کرتا ہے کہ فی الحقیقت سورۂ فاتحہ مظہر انوار الٰہی ہے اس قدر عجائبات اُس سورۃ کے پڑہنے کے وقت دیکھے گئے ہین کہ جن سے خدا کے پاک کلام کا قدر و منزلت معلوم ہوتا ہے اُس سورہ مبارکہ کی برکت سے اور اوس کے تلاوت کے التزام سے کشف مغیبات اس درجہ تک پہونچگیا کہ صدہا اخبار غیبیہ قبل از وقت منکشف ہوئین اور ہر ایک مشکل کے وقت اُسکے پڑہنے کیحالت مین عجیب طور پر رفع حجاب کیا گیا اور قریب تین ہزار کے کشف صحیح اور رویا صادقہ یاد ہے کہ جو ابتک اس عاجز سے ظہور مین آچکے اور صبح صادق کے کہلنے کی طرح پوری بہی ہوچکی ہین اور دوسو جگہ سے زیادہ قبولیت دعا کے آثار نمایان ایسے نازک موقعون پر دیکھے گئے جن مین بظاہر کوئی صورت مشکل کشائی کی نظر نہین آتی تہی۔ اور اسی طرح کشف قبور اور دوسرے انواع واقسام کے عجائبات اسی سورہ کے التزام ورد سے ایسے ظہور پکڑتے گئے کہ

اگر انکیا ادنے پرتوہ اون کا کسی پادری یا پنڈت کے دلپر پڑجائے تو یکدفعہ حب دنیا سے قطع تعلق کرکے اسلام کے قبول کرنے کے لئے مرنے پر آمادہ ہوجائے اسی طرح بذریعہ الہامات صادقہ کے جو پیشگوئیان اس عاجز پر ظاہر ہوتی رہی ہین جنمین سے بعض پیشگوئیان مخالفون کے سامنے پوری ہوگئی ہین اور پوری ہوتی جاتی ہین اسقدر ہین کہ اس عاجز کے خیال مین دو انجیلون کی ضخامت سے کم نہین اور یہ عاجز بطفیل متابعت حضرت رسول کریم مخاطبات حضرت احدیت مین اسقدر عنایات پاتا ہے کہ جسکا کچہہ تہوڑا سا نمونہ حاشیہ در حاشیہ نمبر تین کے عربی الہامات وغیرہ مین لکہا گیا ہے خداوند کریم نے اوسی رسول مقبول کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے اور علوم لدنیہ سے سرفراز فرمایا ہے اور بہت سے اسرار مخفیہ سے اطلاع بخشی ہے اور بہت سے حقایق اور معارف سے اس ناچیز کے سینہ کو پُر کردیا ہے اور بارہا بتلادیا ہے کہ یہ سب عطیات اور عنایات اور یہ سب تفضلات اور احسانات اور یہ سب تلطفات اور توجہات اور یہ سب انعامات اور تائیدات اور یہ سب مکالمات اور مخاطبات بیمن متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم ہین۔ ؎

جمال ہمنشین درمن اثر کرد
وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

اب وہ واعظان انجیل اور پادریان گم کردہ سبیل کہان اور کدھر ہین کہ جو پرلے درجہ کی ہٹ دہرمی کو اختیار کرکے محض کینہ اور عناد اور شیطانی سیرت کی راہ سے عوام کالانعام کو یہہ کہکر بہکاتے تہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیشگوئی ظہور مین نہین آئی سواب منصفان حق پسند خود سوچ سکتے ہین کہ جس حالت مین حضرت خاتم الانبیا کے ادنی خادمون اور کمترین چاکرون سے ہزارہا پیشگوئیان ظہور مین آتی ہین اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوتے ہین۔ تو پھر کسقدر بیحیائی اور بے شرمی ہے کہ کوئی کورباطن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیون سے انکار کرے اور پادریون کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیون کے بارہ مین اس وجہ سے فکر پڑی کہ توریت کتاب استثنا باب ہژدہم آیت بست ودوم مین سچے نبی کی یہ نشانی لکہی ہے کہ اوس کی پیشگوئی پوری ہوجائے۔ سوجب پادریون نے دیکہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہزارہا خبرین قبل از وقوع بطور پیشگوئی فرمائی ہین اور اکثر پیشگوئیون سے قرآن شریف بہی بہرا ہوا ہے اور وہ سب پیشگوئیان اپنے وقتون پر پوری بہی ہوگئین تو اون کے دل کو یہ دہڑکا

شروع ہوا کہ ان پیشگوئیون پر نظر ڈالنے سے نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بدیہی طور پر ثابت ہوتی ہے اور یا یہ کہنا پڑتا ہے کہ جو کچہہ توریت مین یعنی کتاب استثناء ۱۸ باب ۲۱ و ۲۲ آیت مین سچے نبی کی نشانی لکہی ہے وہ نشانی صحیح نہین ہے سو اس پیچ مین آکر نہایت ہٹ دہرمی سے اون کو یہ کہنا پڑا کہ وہ پیشگوئیان اصل مین فراستین ہین کہ اتفاقاً پوری ہوگئی ہین لیکن چونکہ جس درخت کی بیخ مضبوط اور طاقتین قایم ہین وہ ہمیشہ پہل لاتا ہے اس جہت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیان اور دیگر خوارق صرف اسی زمانہ تک محدود نہین تہے بلکہ اب بہی انکا برابر سلسلہ جاری ہے اگر کسی پادری وغیرہ کو شک و شبہ ہو تو اوسپر لازم و فرض ہے کہ وہ صدق اور ارادت سے اسطرف توجہ کرے پہر دیکھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیان کسقدر ابتک بارش کیطرح برس رہی ہین لیکن اس زمانہ کے متعصب پادری اگر خودکشی کا ارادہ کرین تو کرین مگر یہ امید اونپر بہت ہی کم ہے کہ وہ طالب صادق بنکر کمال ارادت اور صدق سے اس نشان کے جویان ہون بہرحال دوسرے لوگون پر یہ بات واضح رہے کہ جس حالت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکات اب بہی آفتاب کی طرح روشن ہین اور دوسرے کسی نبی کی برکات کا نشان نہین ملتا تو اس صورت مین لازم ہے کہ ایسے متعصب اور دنیا پرست پادری کسی بازار یا کسی شہر یا گانون مین کسی کو برخلاف اس حق الامر کے بہکاتے نظر آوین تو یہی موقع اس کتاب کا اُن کے سامنے کھولکر رکہدیا جاوے کیونکہ یہ کتاب دس ہزار روپیہ کے اشتہار پر تالیف کی گئی ہے اور اس سے معارضہ کرنے والا دس ہزار روپیہ پاسکتا ہے پس شرم اور حیا سے نہایت بعید ہے کہ جو لوگ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منکر ہین وہ پنڈت ہون یا پادری آریہ ہون یا برہمو ہون وہ صرف زبان ہی طریق فضول گوئی کا اختیار رکہین اور جو دلائل قطعیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت پر ناطق ہو رہی ہین اُنکے جواب کا کچہہ فکر نہ کرین۔ یہہ عاجز خواہ نخواہ انکو دین اسلام کے قبول کرنے کیلئے مجبور نہین کرتا لیکن اگر مقابلہ و معارضہ سے عاجز رہین اور جو کچہہ آسمانی نشان اور عقلی دلائل حقیقت اسلام پر دلالت کر رہے ہین اُنکی نظیر اپنے مذہب مین پیش نہ کرسکین تو پھر بہی لازم ہے کہ جہوٹ کو چہوڑکر سچے مذہب کو قبول کرلین۔

اب پھر ہم اپنی اصل تقریر کیطرف رجوع کرکے لکہتے ہین کہ جسقدر ہم نے ابتک لطائف و معارف و خواص سورۂ فاتحہ لکہے ہین وہ بدیہی طور پر بے مثل و مانند ہین مثلاً جو شخص ذرا منصف بنکر اول اون صداقتون کے اعلےٰ مرتبہ پر غور کرے جو کہ سورۃ فاتحہ مین جمع ہین اور پہر اون لطایف اور نکات پر نظر ڈالے جن پر سورہ ممدوحہ مشتمل ہے اور پہر حسن بیان اور ایجاز کلام کو مشاہدہ کرے کہ کیسے معانی کثیرہ کو الفاظ قلیلہ مین بہرا ہوا ہے اور پہر عبارت کو دیکھے کہ کیسی آب و تاب رکہتی ہے اور کسقدر روانگی اور صفائی اور ملائمت اسمین پائی جاتی ہے کہ گویا ایک نہایت مصفی اور شفاف پانی ہے کہ بہتا ہوا چلا جاتا ہے اور پہر اُسکی روحانی تاثیرون کو دل مین سوچے کہ جو بطور خارق عادت دلون کو ظلمات بشریت سے صاف کرکے مورد انوار حضرت الوہیت بناتی ہین جنکو ہم اس کتاب کے ہر موقعہ پر ثابت کرتے چلے جاتے ہین + تو اُسپر قرآن شریف کی شان بلند جس سے انسانی طاقتین مقابلہ نہین کرسکتین ایسی وضاحت سے کھل سکتی ہے جسپر زیادت متصور نہین اور اگر باوجود مشاہدہ ان کمالات کے پھر بھی کسی کورباطن پر عدیم المثالی اُس کلام مقدس کی مشتبہ رہے تو اوسکا علاج قرآن شریف نے آپ ہی ایسا کیا ہے جس سے کامل طور پر منکرین پر اپنی حجت کو پورا کردیا ہے اور وہ یہ ہے وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین۔

وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین

یعنے اگر تمہین اس کلام کے منجانب اللہ ہونے مین کچہہ شک ہے تو تم اوس کے کسی سورۃ کی مانند کوئی کلام بناکر دکہاؤ اور اگر تم بنا نہ سکو اور یاد رکہو کہ ہرگز بنا نہ سکوگے سو اوس آگ سے ڈرو جو کافرون کے لئے طیار ہے جسکا ایندھن کافر آدمی اور اونکے بت ہین جو نار جہنم کو اپنے گناہون اور شرارتون سے افروختہ کر رہے ہین یہ قول فیصل ہے کہ جو خدا تعالےٰ نے منکرین اعجاز قرآنی کے ملزم کرنے کے لئے آپ فرمادیا ہے اب اگر کوئی ملزم اور لاجواب رہکر پہر بہی قرآن شریف کی بلاغت بے مثل سے منکر رہے اور بیہودہ گوئی اور ژاژخائی سے باز نہ آوین تو ایسے بیحیا منقلب الفطرت کا اس دنیا مین علاج نہین ہوسکتا اسکے لئے وہی علاج ہے جسکا خدا نے اپنے قول فیصل مین وعدہ فرمایا ہے۔

بعض شریر اور کینہ پرور آدمی جنہون نے ضد اور نفسانیت پر مضبوطی سے قدم مار رکہا ہے اور جن کو تعصب کی تُند اندھیری نے بالکل اندہا کردیا ہے۔

(باقی آیندہ)

ڈاکٹر برخوردار خان عیسائی کے سوالوں کا جواب

(سلسلہ کے لئے دیکھو الحکم نمبر ۱۵ جلد ۹ صفحہ ۶و۷)

الحکم کی مذکورہ بالا اشاعت میں ڈاکٹر برخوردار خان صاحب کے القاء شیطانی کے وسوسہ کا ازالہ خدا کے فضل سے کر دیکا ہوں ماننا نہ ماننا یہ جدا امر ہے جو میرے اختیار و قدرت میں نہیں ہے۔

اب دوسرا وسوسہ ان کا یہ ہے کہ قرآن شریف میں بعض آیتیں منسوخ ہو گئی ہیں۔ اور اس دعویٰ کی تائید میں وہ آیت ما ننسخ من اٰیۃ الی الآیۃ پیش کرتے ہیں اسکے جواب میں اسیقدر گذارش کرنا کافی ہے کہ یہ دعویٰ بلا دلیل ہے اور اسلئے ناقابل تسلیم ہے قرآن شریف کا ایک شعشہ یا نقطہ تک منسوخ نہیں یہ آیت تو ایک عظیم الشان آیت نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے جسکو مردہ پرست نصرانی سمجھ نہیں سکا۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے مناسبت وقت اور ضرورت وقت کا کسی قوم کی نسبت خود فیصلہ کرتا ہے اور ہر ایک شے کا اندازہ خود اپنی قدرت سے کرتا ہے زمین و آسمان میں بے انتہا تغیرات اسی کے مالکانہ تصرف سے ہوتے ہیں حمایت اور نصرت کے اسباب جس طرح اور جسقدر وہ چاہتا ہے آپ ہی اپنے تصرف سے پیدا کرتا ہے ہر قوم اور ہر زمانہ کے تغیر حالات پر جدید سامان اسی کے دست قدرت سے ظاہر ہوتے ہیں سوائے اسکے اور ہی کوئی ہے جو انسانوں کی ضرورت پیش آمدہ رسامان مہیا کر دینے کا متکفل ہو سکے دراصل اس علیم کے سلسلہ نبوت میں کوئی بھی تغیر نہیں ہوتا قوموں کے حالات اپنی ترقی و تنزل میں اپنے اپنے وقت اور زمانہ کی مناسبت سے اس کے ہی کلام کے نزول کا باعث ٹھیر جاتے ہیں جس کے وہ لائق ہوتے ہیں۔ اسیطرح پر نزول قرآن کریم کے وقت اہل زمین کی طبائع جس آسمانی امر کی مستحق تھیں وہی امر انکے لئے نازل کیا گیا اپنے رسول کے ذریعہ سے اپنا کلام نازل کر کے خدا تعالیٰ نے اس تقاضے کو پورا کیا کل زمین کے رہنے والوں کیلئے کامل شریعت نازل کی گئی یہ راز ہے اس آیت میں جسکو ما ننسخ من اٰیۃ او ننسہا نات بخیر میں بیان کیا گیا ہے اس آیت کی پہلی آیت سے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے یہود اور نصاریٰ اسلام اور اسکی ترقی کو دیکھکر اندر ہی اندر کڑہتے تھے اور یہود اپنی بداعمالیوں اور سیہ کاریوں کیوجہ سے مغضوب قوم ہو چکی تھی اسلئے اللہ تعالیٰ اس آیت میں نبوت کو بنی اسماعیل میں منتقل فرماتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں کے انجام کی زبردست پیشگوئی کرتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو یہ پیشگوئی کس زور کے ساتھ پوری ہوئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں چار قومیں تھیں مشرکان عرب۔ یہود۔ عیسائی۔ مجوسی۔ اب دیکھو مشرکوں کا کیسا نام و نشان مٹا دیا گیا ننسخ او ننسہا کا اس سے بڑھ کر اور ثبوت مطلوب ہے؟ عیسائیوں کی کتاب تک کا ہی پتہ نہیں ملتا کہ کس زبان میں تھی اس پیشگوئی کا بہت بڑا حصہ جو عیسائیوں کے متعلق تھی مسیح موعود کے زمانہ سے ہی وابستہ تھا کیونکہ وہ کسر صلیب کیلئے علی الخصوص آنیوالا تھا اس کا نظارہ اب دیکھ لو۔ اور یورپ کے کلیسیائی اخباروں کو پڑھو کہ وہ عیسویت کی حالت زار پر کسطرح نوحہ زن ہیں اور انہوں نے صاف الفاظ میں تسلیم کر لیا ہے کہ اگر یورپ اور امریکہ کو عیسائی رکھنا منظور ہے تو اس طرز **استدلال کا معقول جواب دو جو مرزا غلام احمد مسیح موعود** (علیہ الصلوٰۃ والسلام) **نے پیدا کیا ہے۔**

یہود اور مجوس کا تو ذکر ہی کیا ہے وہ بیچارے تو کسی شمار میں رہے ہی نہیں۔

غرض

جس آیت کو آپ مورد اعتراض ٹھیراتے ہیں وہ تو اسلام کی بنا محکم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زبردست نشان اور عیسویت اور یہودیت کے **ابطال اور تنسیخ** کے لئے کارگر حربہ ہے۔

رہا **حجر اسود** کا سوال وہ بھی اسی قبیل کا ہے حجر اسود بھی ایک آیۃ اللہ ہے اور تعجب ہے کہ آپ عیسائی ہو کر اس راز کو نہیں سمجھتے۔

اسکی فلسفی و حقیقت کا بیان کر دینا میرا کام ہی سعادتمند فائدہ اٹھالیں گے اور کوتاہ اندیش معترض جو تعصب سے تاریک دل رکھتا ہے اور عداوت کے غبار سے جس کا دماغ ناکارہ ہو چکا ہے وہ اسپر بھی ہنسی اڑائے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ بہت مدت سے تصویری زبان کا دنیا میں رواج تھا اور اب بھی ہے مجھے امید ہے کہ میرے اس دعوے میں کسیکو انکار نہ ہوگا۔ اور اگر کسی کو ہو تو سری رامچندر جی اور شیو جی کے تصویری قصص ہند ؤن کے پاس خصوصاً ہند کے قدیم مصوروں کے پاس موجود ہیں دیکھ لے) رومی سکندر جسکو دانیال نے ذوالقرنین ایک سینگ کا بکرا خواب میں دیکھا ہے۔ دیکھو دانیال باب ۸) اور دارا ایرانی بادشاہ کی تصویری زبان میں (گفتگو) عام نظموں میں موجود ہے پڑھ لو۔ اس تصویری زبان کی کتابیں اور اخبارات ہند میں بکثرت موجود ہیں۔ تصویری زبان ان بلاد میں جہاں تعلیم کا کم رواج ہوتا ہے یا بالکل نہیں ہوتا۔ زیادہ تر استعمال کیجاتی ہے بلکہ اکثر تصویری زبان بہ نسبت تحریری کے زیادہ قوی ہوا کرتی ہے۔ اسی واسطے یادگاروں کو عقلاء اور حکماء اکثر تصویری تحریروں میں ادا کرتے ہیں عیسائی جنکے بہروسہ پر آپ اسلام پر معترض بن بیٹھے ہیں اور اس زمانہ میں جس قوم کے اطوار و نقش لوگوں کے نزدیک آسمانی کتب سے بڑھکر مستحکم اور قابل اتباع نظر آتے ہیں۔ وہ قوم تصویری زبان کی کیسی قایل ہیں کہ ان کے اخبار جنہیں گرافک کہتے ہیں تصویری زبان میں شایع ہوتے ہیں۔ یہود میں ایک پولا ہلانے کی رسم تھی۔ جس کا ذکر احبار ۲۳ باب ۱۸ میں ہے۔ عیسائیوں نے اس کو مسیح کا جی اٹھنا یقین کیا۔ قرنتی ا باب ۱۵ و باب ۲۰ یوشع بن نون نے یردن سے گذرتے وقت بارہ پتھر اٹھائے۔ یوشع باب ۶ وہ بقول عیسائیوں کے بارہ حواریوں کی پیشگوئی تھی یہود اور عیسائی غیر قوموں کو اور بعض خواص کو پتھر کہتے تھے یہ ان کا محاورہ تھا پطرس کو پتھر اسی واسطے کہا کہ کلیسیا کے لئے وہ فون ڈیشن ستون ہوا۔ ان باتوں پر غور کرو۔

اب اس تمہید کے بعد واضح رہے کہ کتب مقدسہ میں ایک پیشگوئی بہ نسبت حضرت خاتم الانبیاء اصفی الاصفیاء بہت زور سے مندرج تھی۔ دیکھو لوقا ۲۰ باب ۱۶و۱۷۔ وہ پتھر جسے راجگیروں نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہوا اور دیکھو زبور ۱۱۸۔ ۲۲۔ وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا کونے کا سرا ہو گیا ہے۔ متی باب ۲۱ آیت ۴۲و۴۳۔ غرض یہ ایک بشارت ہے۔ جو کئی کتب مقدسہ میں مندرج ہے اسی بشارت اور اسی پیشین گوئی کے اظہار و تصدیق کے لئے مکہ معظمہ کی بڑی عبادت گاہ میں بطور تصویری زبان کے حجر اسود کونے پر رکھا گیا تھا۔ محمد یونسی سے پہلے سالہا سال سے یہ پتھر ابراہیمی عبادت گاہ کے کونے پر منصوب تھا۔ اور عرب کے لوگ اسے چومتے اور اس سے ہاتھ ملاتے۔ گویا قدیم زمانے میں بنی عرب کے پہلے یہ فقرہ تصویری طور پر مکہ معظمہ کی مقدس مسجد پر لکھا تھا۔ کہ اس شہر میں وہ کونے کا پتھر جسے یہود اور عیسائی رد کریں گے ظاہر ہوگا جس کا ذکر مقدسہ کتب میں موجود ہے۔ اور روحانی طور پر یوں کہا جائے گا کہ نبوت اور رسالت کی عظیم الشان اور مستحکم عمارت جو انبیاء اور رسولوں کے وجود با وجود سے تیار ہوئی ہے۔ اس میں رسالتمآب کی گرامی ذات کونے کی آخری اینٹ ہے جن سے وہ عمارت پوری ہوئی ان کی بیعت رحمٰن کی بیعت اور ان کی اطاعت رحمٰن کی اطاعت ہے۔ کیونکہ جو کچھ وہ بولے الٰہی بلانے سے بولے۔ حضرت رسالتمآب نے یہی یہی تفسیر فرمائی ہے۔ دیکھو مشکوٰۃ وغیرہ۔

مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ وترک منہ موضع اللبنۃ الی ان قال فکنت انا سددت موضع اللبنۃ وفی روایت فانا تلک اللبنۃ۔

ترجمہ۔ میری اور دوسرے نبیوں کی مثال اس محل کی ہے کہ وہ بہت خوبصورت بنایا گیا اور ایک اینٹ کی جگہ اس میں خالی رکھی گئی میں وہی اینٹ ہوں۔

کیسی صاف اور واضح صداقت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جہاں عدو نکتہ چینی کے لئے انگلی رکھتا ہے وہیں سے معارف کا خزانہ نکل آتا ہے۔ اگر مخالف خردہ گیری نہ کرتے تو یہ صداقتیں دنیا پر کیونکر ظاہر ہوتیں۔ فللّٰہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ۔

میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب کے اعتراضوں کے جواب کافی طور پر دیئے جا چکے ہیں اور اس سے زیادہ لکھنے کی سردست اس پر کچھ حاجت نہیں۔ خدا کرے کہ وہ ان سے فائدہ اٹھائیں۔

اس کے بعد اس ڈاکٹر برخوردار کے کیئے ہوئے بعض اعتراضات حضرت حکیم الامۃ کے پاس پہونچے تھے حضرت حکیم الامۃ نے ان کا جو نہایت ہی مختصر جواب بطور اصول دیا ہے میں اسپر ستزاد کر کے انشاء اللہ کسی قریب کی اشاعت میں درج کرونگا

ایڈیٹر۔

قومی ضروریات اور قومی کالم

شیرازہ قوم

قوموں کے بننے اور بگڑنے کا دراصل ایک ہی راز اور اصل ہے جو ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسہم کی تہ میں مرکوز ہے یہہ جدا امر ہے کہ کوئی قوم اس راز کو سمجھنے کی کوشش نکرے یا امتداد زمانہ کے باعث یہی اصل کسی اور رنگ اور طرز میں کسی قوم کے سامنے پیش ہؤا ہو اور اسنے عملی طور پر اسے اپنا رہنما قرار دے لیا ہو مگر اس میں کوئی کلام اور شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ قومی صعود اور تنزول کی فلاسفی اس آیت کے اندر موجود ہے چنانچہ ۱۸۹۷ء کی آخری سہ ماہی میں جب الحکم کے اجرا کا خیال میرے دلمیں پیدا ہوا۔ تو مجھے الحکم کی پیشانی پر ایک زرین اصل لکھنے کی فکر ہوئی۔ اوسوقت یہی آیت میرے دل میں گذری جو آجتک الحکم کی پیشانی پر ہمیشہ شایع ہوتی ہے + یہی آیت متر لیقہ ایک دوسرے وقت حضرت حجۃ اللّٰہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی وحی ہوئی جو ظاہر کرتی ہے کہ قومی ترقی ایک خاص قسم کی تبدیلی کو چاہتی ہے جبتک وہ تبدیلی ہمارے اندر پیدا نہ ہوگی خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت نازل ہوکر ہمیں اٹھا نہیں سکتی۔ اور اس قعر مذلت سے نکلنا ہمارے لئے امر دشوار ہے۔

مسلمانوں میں خواہ وہ ربع مسکون کے کسی حصّہ میں رہتے ہیں اس زمانہ میں اس سوال کا پیدا ہونا کہ کیا وجہ ہے کہ مسلمان پستی کیطرف جا رہی ہیں؟ ان لوگوں کے لئے جو سوچنے والا دل اور فکر کرنے والا دماغ رکھتے ہیں قابل قدر سوال ہے اس سوال کا پیدا ہونا صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے کہ مسلمانوں کی حالت علمی ہو یا عملی سیاسی ہو یا اخلاقی مذہبی ہو یا مجلسی ہر پہلو سے گری ہوئی ہے۔ اس سوال کے کچھہ ہی جواب دئے گئے ہوں اور ممکن ہو وہ اپنے اپنے مقام پر صحیح بھی ہوں لیکن میرا روئے سخن اسوقت اس قوم اور جماعت کیطرف ہے جو اس سوال کا جواب یہ سمجھتی اور تسلیم کرتی ہے کہ مسلمانوں کی یہ حالت محض اسوجہ سے ہے کہ

انہوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا ہے

اور یہ نشان اور علامت تہی اس امر کی کہ وہ وقت ہوگا جبکہ خدا تعالےٰ کا برگزیدہ بندہ مسیح موعود و شہزادۂ امن ہوکر آئیگا چنانچہ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ آچکا اور دیکھنے والوں نے اسے دیکھا اور سننے والوں نے اسکی بابت سُنا سنت اللّٰہ کے موافق مسیح موعود کے پیغام کا سعادتمندوں اور صاف دل لوگوں نے لبیک کہہ کر جواب دیا اور آمنّا فاکتبنا مع الشاھدین کہہ کر ساتھہ ہو لئے لیکن جنکو سعادت نے مدد ندی اور تعصب اور عداوت کے تاریک غبار نے جنکی عقلوں اور فکروں کو صحیح نتائج پر پہونچنے سے روک دیا انہوں نے خدا کے اس مرسل اور مہدی کو ضال مضل اور مفتری کہا۔ ایسے لوگوں کے مقابلہ کی نہ ہمیں ضرورت نہ خواہش ہے اسلئے کہ اس مرسل کے مکذب اور اسکو دکھہ دینے والے اسکی تکذیب نہیں کرتے بلکہ وہ اسکی تکذیب کر رہے ہیں جسنے اسکو بھیجا ہے اسلئے یہہ تو اسی غیور خدا کا کام ہے جو اپنے جلالی نشانوں اور قہری تجلیوں سے اپنے بندہ کی سچائی کو ثابت کرے۔ پس اس فکر سے الگ ہوکر ایک اور ضروری کام ہے جسکے فکر میں ہم سب کو لگ جانا چاہئے۔ اور وہ ہے وہی شیرازۂ قوم کی درستی اور اصلاح۔ مسلمان جو دنیا میں اپنی اخوت کے لحاظ سے ایک زبردست قوم سمجھی اور مانی گئی تہی جسکی پہلی برکت دنیا پر یہ ظاہر ہوئی تھی کہ اسنے ہر ایک قسم کے نفاق اور شقاق انگیز امتیازوں کو اٹھا کر نوع انسان کی حقیقی بھلائی کی سطح پر مسلمانوں کو کھڑا کیا تہا۔ جسنے عرب جیسی متکبر اور اکھڑ قوم کو فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانا کا مصداق بنا دیا تہا۔ اسوقت مسلمان کہلا کر اور اسلام اپنا مذہب کہکر ایک دوسرے کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے ہو رہے ہیں ایسی صورت میں قومی ترقی قومی ادبار سے نجات ناممکن اور محض ناممکن ہے جبتک وہی حالت وہی روح قوم کے اندر پیدا نہو ہو نہیں سکتا کہ مسلمان فلاح اور فوز عظیم کے وارث ہوں۔

اتفاق! اتفاق!! کی پکار تو ہر طرف سے ہو رہی ہے اور سب سمجھتے اور یقین کرتے ہیں کہ اسی کے ذریعہ سے کچھہ ہوگا اگر ہوگا مگر افسوس یہہ ہے کہ اس نسخہ کو تو سب جانتے ہیں مگر یہ اتفاق تو ترکیبی حالت کے نتیجہ کا نام ہے اسکے اجزا اور اسکی ترکیب سے یا تو محض ناواقف ہیں اور یا اگر واقف ہیں تو وہ ایسے کاہل اور سست ہیں کہ مرکب بنا نہیں سکتے۔

لیکن میں اپنی جگہ یہہ سمجھہ کر کہ یہہ لوگ اس نسخہ کی ترکیب سے محض ناواقف ہیں یہہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ اتفاق وہ اخوت وہ یکتائی اور وحدت کی روح جو ساری کامیابیوں کی جڑ اور ساری ترقیوں کی اصل ہے وہ کسی قوم میں کامل طور پر کبھی پیدا نہیں ہوسکتی جب تک وہ ایک حکم اور امام کے سامنے اپنا سر تسلیم نہ جہکا دیں۔ چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین اس کی ایک کامل نظیر ہیں۔

پس

اسوقت وہ قوم جسکو خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے وہی موقع مل گیا ہے کہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے برگزیدہ مرسل اور مہدی کو اپنا امام تسلیم کر لیا ہے اور اسکے ہاتھہ پر توبہ کرکے یہہ عہد کر لیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرینگے۔ انکا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اندر وہ تبدیلی پیدا کریں جو خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔

دنیا میں رہ کر انکی ضرورتیں مختلف ہیں ان ضرورتوں کے پورا ہونے کے اسباب اور ان اسباب کے حصول کے ذرائع ان ذرائع کے بہم پہونچنے پر نتایج کا نکلنا مختلف ہے۔ یہہ ناممکن ہے کہ ایک ہی ذریعہ تمام امور کے سر انجام دینے کے لئے کافی ہو ہاں یہ بالکل درست اور صحیح ہے کہ بعض اصول ایسے ہیں کہ وہ کسی ذریعہ اور سبب سے کسی صورت میں الگ نہیں ہوسکتا۔

مثلاً ضروریات روزمرہ کے بہم پہونچانے کے واسطے کسی ذریعہ کا اختیار کرنا تو ضروری ہے لیکن رعایت تقویٰ اس میں ہی بطور اصل ہے یا مختلف قسم کے لوگوں سے واسطہ اور تعلق ہونے کی وجہ سے مختلف امور پیش آتے ہیں مگر تقویٰ کی نگہداشت وہاں بھی الگ نہیں ہوسکتی مختصر الفاظ میں اس اصل کو یوں بیان کرسکتے ہیں کہ ہماری ہر حرکت و سکون اخلاص اور صواب کے ماتحت ہو۔

اسلام کوئی ایسا مذہب نہیں جو رہبانیت سکہاتا ہو۔ بلکہ وہ تو تخت شاہی پر بہی کامل درویشی کا نظارہ دکہا سکتا ہے۔ اور درویش غریب مصیبت زدہ کو بادشاہ کیطرح خوش و خورم رکھنا چاہتا ہے۔

کیا سرور عالم صلے اللّٰہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین خاقان جہان ہوکر الفقر فخری کہنے والے نتہے؟ غرض یہ غلطی ہے جو یہہ سمجھتے ہیں کہ اسلام اور دنیا ایک جا جمع نہیں ہوسکتے اس لمبی تمہید اور تحریر سے میری غرض صرف یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے اسوقت ایک سلسلہ قایم کیا ہے اور ہم لوگوں کو جو احمدی کہلاتے ہیں اس میں داخل ہونے کا شرف عطا فرمایا ہے خدا تعالےٰ نے ارادہ کیا ہے کہ ایک قوم بنا دے جو آخرین منہم لما یلحقوا بہم کی مصداق ہو وہ قوم یہی احمدی قوم ہوگی۔ پس اس قوم کو من حیث القوم قومی ضروریات ہیں اسلئے اس کی تمدن میں بہت سارے ایسے امور ہیں جنکی اصلاح کی ضرورت ہے میں چاہتا ہوں کہ ہم لوگ ان ضروریات پر غور کرنے کے لئے اپنا وقت صرف کریں اور جو باتیں مفید اور ضروری ہوں انپر کاربند ہونے کی فکر

میرا یہہ بھی خیال ہے کہ ایسی تجاویز کا پیش کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو قلم کے ذریعہ خدمت قوم کرنا چاہتے ہیں + ایسے امور کا انصرام خود ہمارے اپنے ہاتھوں میں ہو حضرت حجۃ اللّٰہ کے گرامی قدر اوقات کو اس طرف متوجہ کرنے کی حاجت نہیں ہاں یہ ضروری ہوگا کہ جب کوئی مفید بات فیصلہ ہوکر بطور دستور العمل قرار دیجاوے وہ اعلیٰحضرت کے حضور پیش ہوکر دستور العمل قرار پاوے۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ مستقل مضامین کے ذریعہ قوم کو ضروریات قوم سے آگاہ کرکے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں اور یہ مضمون اس سلسلہ مضامین میں سے پہلا مضمون ہے + پس میں آج اس سلسلہ کو ایک ضروری تحریک کے ساتھہ شروع کرتا ہوں۔ اور ہر جگہہ کی احمدی جماعت کے سرگرم احباب کو خدا تعالےٰ کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ وہ اس تحریک کو مفید سمجھتے ہیں تو اسپر عمل کرنے کے لئے طیار ہو جائیں۔ اور اگر غیر ضروری اور غیر مفید خیال کرتے ہیں تو قومی پرچوں میں اس سے بہتر تجویز پیش کریں۔ وہ تحریک یہ ہے کہ اس سے پہلے کہ میں قومی ضروریات کو قوم کے سامنے پیش کروں یہ ضروری امر ہے کہ قوم کا ایک وجود مشخص ہو جاوے۔ اپنی اپنی جگہ ہم سب سمجھتے اور یقین کرتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اسوقت تین لاکھہ کے قریب زن و مرد بچے شامل ہیں۔ ہر چند یہہ تعداد قرائن قویہ پر تسلیم کی گئی ہے اور کچھہ شک نہیں کہ یہہ تعداد صحیح ہے مگر پھر بھی تحریری طور پر ہمارے پاس کوئی اصل نہیں ہے اسلئے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ فی الحال صرف پنجاب کے احمدیوں کی ایک مکمل فہرست طیار ہو جاوے اور اسکے لئے یہ انتظام کیا جاوے کہ ضلع وار ایک جنرل کمیٹی قرار دی جاوے اور وہ کمیٹی اپنے ماتحت تحصیل وار کمیٹیاں قایم کرے۔ ہر ایک تحصیلی کمیٹی اپنے اپنے ملحقہ دیہات کی فردیں طیار کرکے اپنے ضلع کی کمیٹی کے پاس بہیجدے۔ اور ضلع دار کمیٹیاں اپنے اپنے ضلع کی مکمل فردیں جنرل کمیٹی جو قادیان دار الامان میں قرار پائے بہیجدے۔ اسی طریق پر ہندوستان کے دوسرے صوبوں کے متعلق عمل درآمد کیا جاوے + سب سے پہلے اس کام کو کرنا چاہئے جب یہہ انتظام مکمل ہو جاوے اسکے بعد دوسرے ضروری امور جو قومی بھلائی اور قومی ضروریات پر مشتمل ہیں پیش کئے جاوینگے۔

میری اپنی رائے میں مندرجہ ذیل اشخاص اس کام کے اہل ہیں اگر وہ خدا کے لئے اس فرض کو اپنے ذمہ لیں تو بہت سے مفید نتائج اس تجویز سے نکلینگے اور وہ بہت بڑے ثواب کے مستحق ہونگے۔

میں نے اس تجویز کو محض اخباری ہی نہ رہنے کے خیال سے ان بزرگوں کے نام مطبوعہ خطوط بھی بھیجے ہیں تاکہ وہ جواب دیں

کہ آیا اس کام میں وہ کہان تک حصہ لے سکینگے۔

۱- ضلع گورداسپور - میان جمال الدین صاحب
" سیکھوانی -
۲- امرتسر - ڈاکٹر عباداللہ صاحب کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر
۳- لاہور - حکیم محمد حسین صاحب قریشی حویلی کابلی مل -
۴- گوجرانوالہ - منشی احمدالدین صاحب اپیل نویس -
۵- سیالکوٹ - چودہری مولا بخش صاحب سکرٹری
" انجمن فرقانیہ -
۶- گجرات - منشی نواب خان صاحب تحصیلدار گجرات -
۷- جہلم - مولوی برہان الدین صاحب
۸- پشاور - مولوی غلام حسن صاحب رجسٹرار
۹- ڈیرہ غازیخان - مولوی عزیز بخش صاحب بی - اے
۱۰- ضلع جالندھر - میان رحمت اللہ صاحب سبزی
" فروش نبگہ
۱۱- ہوشیارپور - چودہری غلام احمد صاحب رئیس
" کاٹھہ گڑہ
۱۲- لودہانہ - قاضی خواجہ علی صاحب ٹھیکہ دار شکرم
" ایجنسی
۱۳- انبالہ - چودہری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر
۱۴- دہلی - ڈاکٹر محمد اسماعیل خانصاحب -
۱۵- ریاست کپورتھلہ - منشی عبدالمجید خانصاحب
" افسر بگھی خانہ -
۱۶- ریاست مالیرکوٹلہ - منشی نواب خانصاحب ثاقب -
۱۷- ملتان - میان محمد بخش ولد احمد دین چھاپہ گر -
۱۸- راولپنڈی - حکیم شاہ نواز صاحب
۱۹- جموں - خلیفہ نورالدین صاحب -
۲۰- کشمیر - مولوی عبداللہ صاحب
۲۱- ہزارہ - مولوی محمد یمین صاحب
۲۲- کانگڑہ - مولوی وزیرالدین صاحب
۲۳- میانوالی - مولوی غلام محمد صاحب - بی - اے
۲۴- خیرپور (سندہ) بابو غلام محمد صاحب بی - اے
۲۵- جہنگ دلائل پور - بابو غلام حسن صاحب سٹیشن ماسٹر
۲۶- منٹگمری - مولوی عبدالحق صاحب سید والہ -
۲۷- ڈیرہ جات - قاضی محمد سماعیل صاحب پہاڑپور
۲۸- ریاست پٹیالہ - مولوی عبداللہ خانصاحب
" مہندر کالج -
۲۹- ریاست سنگرور - مولوی محمد ابراہیم صاحب
" " سپرنٹنڈنٹ پولیس -

بعض اضلاع ایسے ہین جنکا نام مینے نہین لکھا اسلئے وہان کے بھائیون مین جو اس خدمت کے لئے امادہ ہو وہ اطلاع دے -

جس وقت یہ بزرگ کام کرنے کے لئے آمادہ ہونگے اسوقت مین انکی اطلاع آنے پر اس مطلب کے نقشے سردست اپنے خرچ سے چھپواکر دونگا جو بعد مین ان تقسیم شدہ ضلعوں کی کمیٹیون کو ادا کرنا ہوگا - اور بطور حصہ رسدی اس خرچ مین مین بہی شریک ہوجاؤنگا -

وہ لوگ اپنے اپنے طور پر اپنے ماتحت تحصیلوار کمیٹیان مقرر کرکے ان فہرستون کو مکمل کراکے میرے پاس بہیجدین + اس تکمیل کے بعد جو مفید امور ہین انشاءاللہ پیش کرونگا - وہ وہی امور ہونگے جو بزرگان ملت کے مشورے اور دستخط سے مین شایع کرونگا +
اس تجویز کو بہی مینے بزرگان ملت کے حضور پیش کردیا ہے اور اسپر انکی مختصر رائے پھر درج کردی جائیگی -
خداتعالٰے قوم کے ان بزرگون کو اس قومی خدمت کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرماوے -

آمین

ہماری شادیان کیسے ہون؟

اگرچہ مندرجہ بالا مضمون ان مضامین کے سلسلے مین ایک مضمون ہوگا جو ابہی آپ پڑہ چکے ہین لیکن اس مضمون پر لکہنے کی تحریک سردست مجھے ایک شادی کی تقریب کی وجہ سے ہوئی جو ۲۱ - مئی ۱۹۰۵ء کو بعد نماز ظہر باغ مین (جہان آجکل حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام مقیم ہین) پیش آئی

حضرت حجۃ اللہ کی یون تو ہر ادا ہر حرکت و سکون آپ کی صداقت - راستبازی - اور منجانب اللہ ہونے پر زبردست شہادت ہے مگر ہمارے رسم ورواج مین جو حیرت انگیز انقلاب اور تبدیلی آپ کے باوجود جود سے ہوئی ہے وہ ایک زندہ ثبوت اس امر کا ہے کہ آپ خداتعالٰے ہی کی طرف سے اصلاح امت کے لئے مامور ہوکر آئے ہین -

مین دیکھتا ہون کہ انڈیا کی ساری قومون مین شادی و غمی کی تقریبون پر مسرفانہ مصارف اور بیجا رسوم سے قومون کو نجات دینے کی تحریک انکے ریفارمر کررہے ہین لیکن باوجود اسقدر مساعی اور تگ و دو کے وہ ابتک اس قابل نہین ہوئے کہ فخر کے ساتھہ اس امر کا اظہار کرسکین کہ ہم کامیاب ہوگئے ہین -

خود مسلمانون مین صیغہ اصلاح ایک خاص مجلس قرار دی گئی ہے جو ایسے کامون کے لئے رسالہ شایع کرتی اور عہدے لے کر ممبر بناتی ہے - لیکن اگر صیغہ اصلاح کے ممبر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ان تقریبون کو دیکھین تو اپنے لئے اس سلسلہ کو اس پہلو کے لحاظ سے دنیا مین لانظیر نعمت تصور کرین - مگر مین دیکھتا ہون کہ چشم عداوت انہین مجبور کرتی ہے کہ وہ اس سے دور ہی رہین یہی وجہ ہے جو مین یقین کرتا ہون کہ ان کے اصلاحی ادعا محض نمایشی اور شہرت طلبی کے ذریعے ہین ورنہ اگر کوئی اور پہلو انہین اس سلسلہ مین سردست تسلی بخش نظر نہین آتا تہا تو کم ازکم اپنے مذاق پر وہ اسی حیثیت سے دیکھتے - بہرحال مین جب اسی قسم کی تقریبون کو دیکھتا ہون تو میرا ایمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بیش از بیش ترقی کرتا ہے کیونکہ اس آمد سے ہم نے

ویضع عنهم اصرهم والاغلال التی کانت علیهم

کا صحیح نظارہ دیکھا - یعنے وہ اپنے متبعین کے ان بوجہون اور طوقون کو اتار پہینکتا ہے جو انپر تھے یہ طوق اور بوجہہ یہی رسومات بد اور مسرفانہ مصارف ہی تو ہوتے ہین جنکے بغیر دنیا دار سمجھتے ہیں کہ ہماری ناک کٹ جائیگی -

غرض

۲۱ - مئی ۱۹۰۵ء کو بعد نماز ظہر ایسا ہی ایک موقع ازدیاد ایمان کا پیش آیا - یہ شادی عجیب و غریب تہی اسلئے کہ دلہا اور دلہن مین سے کوئی بہی یہان موجود نہ تھا بلکہ انکے جایز ورثا مین سے بہی کوئی نہ تھا -

یہہ تقریب نکاح اس اجازت نامہ کے ذریعہ عمل مین آئی جو لڑکی اور لڑکے کے ورثاء کیطرف سے تحریری طور پر آچکے تہے اور مجلس نکاح مین حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب لڑکون کی طرف سے اور جناب شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویرہوس لڑکیون کی طرف سے وکیل تھے - خطبہ نکاح حسب معمول حضرت حکیم الامتہ نے پڑہا -

یہہ شادیان سیالکوٹ کے ایک مشہور و معروف معزز خاندان سادات کی تھین - جناب میر حامد شاہ صاحب کے دو صاحبزادون محمد اور عبدالحمید کا نکاح علی الترتیب رفعت اور مریم سید خصلیت علیشاہ صاحب مرحوم کی صاحبزادیون سے ہوا - اور میر محمود شاہ صاحب مرحوم (جو میر حامد شاہ صاحب کے بہائی اور حضرت اقدس کے ایک مخلص خادم تہے) کے صاحبزادہ کا نکاح فضیلت دختر سید خصلیت علیشاہ صاحب مرحوم کے ساتھہ ہوا + میر حامد شاہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ اور جماعت سیالکوٹ کے ایک درخشندہ نمونہ ہین انکی سیرۃ مین انبیاء علیہم السلام کی سیرۃ کا نمونہ پایا جاتا ہے ایسا ہی سید خصلیت علی شاہ صاحب مرحوم بہی حضرت اقدس کے جان نثار عاشق تہے حضرت مسیح موعود سے انکو اعلٰے درجہ کا اخلاص تہا + الغرض یہہ مبارک تقریب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شمولیت سے باغ ہی مین ادا ہوئی حضرت حکیم الامتہ نے خطبہ نکاح پڑہا اور اس مین نہایت دردِ دل سے ظاہر کیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ ہمارے بہائی اپنے لڑکے اور لڑکیون کو حضرت امام کے حضور قربان کرتے - یعنے اس قسم کے تعلقات آپکے مشورہ اور منشاء کے موافق ہوتے مگر افسوس ہے کہ لوگ اپنی تجویزون کو مقدم کرلیتے ہین حالانکہ جو مخلص احباب ہین انکی ہمیشہ یہ خواہش رہتی ہے کہ یہ پاک تقریب حضرت مسیح موعود کے حضور عمل مین آئے تاکہ انکی دعائین عمدہ نتایج پیدا کرنے والی ہون -

مین امید کرتا ہون کہ حضرت حکیم الامتہ کی اس تقریر سے وہ لوگ جو اس جلسہ نکاح مین موجود تہے ضرور متاثر ہوئے ہونگے اسی اثر کیوجہ سے مین چاہتا ہون کہ ہمارے بیرونی احباب بہی ان باتون کی قدر کرین اور اس ضرورت کو محسوس کرین مین ایک سے زیادہ مرتبہ الحکم کے ذریعہ اس امر پر اپنے ناظرین کو توجہ دلا چکا ہون کہ اگر وہ چاہتے ہین کہ یہہ رشتہ مبارک ہو ان امین خیر و برکت پیدا ہو وہ قوم کے لئے ایک عمدہ نمونہ ایثار اور اخوت کا ہون تو میری اپنی رائے مین تو ہر شخص کو حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشورہ یا اجازت کے بغیر خود بخود تجویزین کرلینی حرام سمجہہ لینی چاہئین - اور چونکہ حضرت اقدس سردست ان معاملات مین دخل دینا پسند نہین فرماتے اسلئے ان معاملات کو کلیتہً حضرت حکیم الامتہ اور مخدوم الملتہ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کی رائے پر چھوڑ دینا چاہئے - جہان اور جسکے لئے یہہ بزرگ تجویز کردین اسے مبارک یقین کیا جاوے - کیونکہ ان سے بہتر امین اور خیرخواہ ملنا ناممکن ہے + لیکن یہ یاد رکہین کہ یہ بزرگ بہی ان معاملات مین اسیوقت دخل دینے کو امادہ ہونگے جب ہم لوگ اپنی رائون اور تجویزون کو قطعاً چھوڑ کر انکے سامنے عرض حال کرین اور پہر شرح صدر سے انکی تجویز کو تسلیم کرین -

مین یقیناً کہتا ہون کہ قوم مین ملیت پیدا کرنے کے واسطے یہ سب سے زیادہ ضروری امر ہے - اور افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ قوم اس طرف سے غافل ہے ہماری آئیوالی نسلون کی اصلاح کیلئے یہ سوال بہت ہی قابل غور ہے -

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت مین مینے حضرت اقدس کے ایک اشتہار کے حوالہ سے دکہایا تہا کہ حضرت اقدس اس شخص کو اپنی جماعت سے الگ قرار دیتے ہین جو احمدی ہوکر بہی اپنے رشتہ ناطے غیر احمدیوں سے کرے خصوصاً وہ شخص جو غیر احمدیون کو اپنی لڑکیان دے - البتہ ان کی لڑکیان لے لینے مین حرج نہین ہے -

پس تمام احمدیونکو سچے دلسے یہ عزم اور عہد کرلینا چاہئے + اس سوال پر بحث کرنے کے لئے مجھے مولوی غلام نبی صاحب مدرس پورہیران نے بڑے زور سے توجہ دلائی ہے انہون نے یہی ذکر کیا ہے کہ کیا تین لاکھہ آدمی کی جماعت مین شیخ غلام احمد صاحب نومسلم اور میان رحمت اللہ صاحب احمدی نبگہ کیلئے ایک بہی لڑکی نہین ہے؟ فی الحقیقت انکا یہ جملہ قوم کیلئے بہت غور کے قابل ہے مولوی غلام نبی صاحب لکہتے ہین کہ اگر قوم اسلامی اخوت کا لحاظ کرتی ہے تو یہ ناممکن ہے کہ دو لڑکیان بہی ساری جماعت مین قابل نکاح نہ ملین + مین اسپر مفصل مضمون الحکم کی کسی آئیوالی اشاعت مین لکہونگا - انشاءاللہ العزیز - فی الحال یہ تذکرہ ضمناً آگیا -

حضرت حجۃ اللہ کی تقریر جلسۂ الوداع کی تقریب پر

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

پہر

تیسرا کمال شہدا کا ہے عام لوگ تو شہید کے لئے اتنا ہی سمجھ بیٹھے ہیں کہ شہید وہ ہوتا ہے جو تیر یا بندوق سے مارا جاوے یا کسی اور اتفاقی موت سے مرجاوے مگر اللہ تعالےٰ کے نزدیک شہادت کا یہی مقام نہیں ہے میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ سرحد کے پٹھانوں کو یہ بھی ایک خبط سما یا ہوا ہے کہ وہ انگریز افسرون پر آکر حملے کرتے ہیں اور اپنی شوریدہ سری سے اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ اگر ہم کسی کافر یا غیر مذہب والے کو ہلاک کر دین گے تو ہم غازی ہون گے اور اگر مارے جاوین گے تو شہید ہون گے مجھے ان کمینہ فطرت ملانوں پر بھی افسوس ہے جو ان شوریدہ سر پٹھانوں کو اکساتے ہیں وہ انہیں نہیں بتاتے کہ تم اگر کسی شخص کو بلا وجہ توی قتل کرتے ہو تو غازی نہیں ظالم ٹھیرتے ہو اور اگر وہان ہلاک ہو جاتے ہو تو شہید نہیں بلکہ خود کشی کر کے حرام موت مرتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔

لا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ

وہ اپنے آپ کو خود ہلاکت مین ڈالتے ہین اور فساد کرتے ہین۔ مین یقین رکھتا ہون کہ وہ سخت سزا کے مستوجب ہین بغرض عام لوگون نے تو شہادت اتنی سمجھ رکھی ہے اور شہید کا یہی مقام ٹھیرا لیا ہے۔ مگر میرے نزدیک شہید کی حقیقت قطع نظر اس کے کہ اسکا جسم کاٹا جاوے کچھ اور ہی ہے اور وہ ایک کیفیت ہے جسکا تعلق دل سے ہے یاد رکھو کہ صدیق نبی سے ایک قرب رکھتا ہے اور وہ اسکے دوسرے درجہ پر ہوتا ہے اور شہید صدیق کا ہمسایہ ہوتا ہے۔ نبی مین تو سارے کمالات ہوتے ہین یعنے وہ صدیق بھی ہوتا ہے اور شہید بھی ہوتا ہے صالح بھی ہوتا ہے لیکن صدیق اور شہید ایک الگ الگ مقام ہین۔ اس بحث کی بھی حاجت نہین کہ آیا صدیق شہید ہوتا ہے یا نہین۔ وہ مقام کمال جہان ہر ایک امر خارق عادت اور معجزہ سمجھا جاتا ہے وہ یہی دونون مقامون پر اپنے رتبہ اور درجہ کے لحاظ سے جدا ہے۔

اسلئے اللہ تعالیٰ اسے ایسی قوت عطا کرتا ہے کہ جو عمدہ اعمال ہین اور جو عمدہ اخلاق ہین وہ کامل طور پر ادا اپنے اصلی رنگ مین اس سے صادر ہوتے ہین اور بلا تکلف صادر ہوتے ہین کوئی خوف اور رجا ان اعمال صالحہ کے صدور کا باعث نہین ہوتا ہے بلکہ وہ اسکی فطرت اور طبیعت کا ایک جزو ہو جاتے ہین تکلف اسکی طبیعت مین نہین رہتا۔ جیسے ایک سائل کسی شخص کے پاس آوے تو خواہ اس کے پاس کچھ ہو یا نہ ہو تو اسے دینا ہی پڑیگا۔ اگر خدا کے خوف سے نہین تو خلقت کے لحاظ سے مگر اس قسم کا تکلف شہید مین نہین ہوتا۔

اور یہ قوت اور طاقت اسکی بڑہتی جاتی ہے جون جون بڑہتی ہے اسیقدر اسکی تکلیف کم ہوتی جاتی ہے اور وہ بوجھ کا احساس نہین کرتا مثلاً ہاتھی کے سر پر ایک چیونٹی ہو تو وہ اس کا کیا احساس کریگا۔ فتوحات مین اس مقام کی طرف اشارہ کر کے ایک لطیف بات لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب انسان کامل درجہ پر پہونچتا ہے تو اس کے لئے نماز ساقط ہو جاتی ہے جاہلون نے اس سے یہ سمجھ لیا کہ نماز ہی معاف ہو جاتی ہے جیسا کہ بعض بے قید فقیر کہتے ہین ان کو اس مقام کی خبر نہین اور اس لطیف نکتہ کی اطلاع نہین اصل بات یہ ہے کہ ابتدائی مدارج سلوک مین نماز اور دوسرے اعمال صالحہ ایک قسم کا بوجھ معلوم ہوتے ہین اور طبیعت مین ایک کسل اور تکلیف محسوس ہوتی ہے لیکن جب انسان خدا تعالیٰ سے قوت پا کر اس مقام شہید پر پہونچتا ہے تو اسکو ایسی طاقت اور استقامت دیجاتی ہے کہ اسے ان اعمال مین کوئی تکلیف محسوس ہی نہین ہوتی گویا وہ ان اعمال پر سوار ہوتے ہین۔ اور صوم۔ صلوٰۃ۔ زکوٰۃ۔ ہمدردی بنی نوع۔ مروت۔ فتوت۔ غرض تمام اعمال صالحہ اور اخلاق فاضلہ کا صدور قوت ایمانی سے ہوتا ہے۔ کوئی مصیبت۔ دکھ اور تکلیف خدا تعالےٰ کیطرف قدم اٹھانے سے اسے روک نہین سکتی۔ شہید اسیوقت کسی کو کہین گے جب اسکی قوت ایمانی اس سے وہ فعل دکہاتی ہے کہ آرام سے ان افعال کا صدور ہو۔ جیسے پانی اوپر سے نیچے کو گرتا ہے اسطرح شہید سے اعمال صالحہ کا صدور ہوتا ہے شہید اللہ تعالیٰ کو گویا دیکھتا ہے اور اسکی طاقتون کا مشاہدہ کرتا ہے جب یہ مقام کامل درجہ پر پہونچے تو یہ ایک نشان ہوتا ہے۔ بعض آدمی دیکھے گئے ہین کہ جب کوئی ابتلا آجاوے تو گھبرا اٹھتے ہین اور خدا تعالیٰ کا شکوہ کرنے لگتے ہین انکی طبیعت مین ایک افسردگی پائی جاتی ہے کیونکہ وہ صلح کلی طور پر جو خدا تعالیٰ سے ہونی چاہئے انکو حاصل نہین ہوتی۔ خدا تعالیٰ سے انسے اسی وقت تک صلح رہ سکتی ہے جب تک اسکی مانتا رہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کا معاملہ ایک دوست کا سا معاملہ ہے۔ کبھی ایک دوست دوسرے دوست کی مان لیتا ہے اور دوسرے وقت اسکو اس دوست کی ماننی پڑتی ہے اور یہ تسلیم خوشی اور انشراح صدر سے ہو نہ کہ مجبوراً۔

خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع الی الآیۃ یعنے ہم آزماتے رہین گے کبھی ڈرا کر کبھی بھوک سے کبھی مالون اور ثمرات وغیرہ کا نقصان کر کے ثمرات مین اولاد بھی داخل ہے اور یہ بھی کہ بڑی محنت سے کوئی فصل طیار کی اور یکایک اسے آگ لگی اور وہ تباہ ہو گئی یا اور امور کے لئے محنت مشقت کی نتیجہ مین ناکام رہ گیا غرض مختلف قسم کے ابتلا اور عوارض انسان پر آتے ہین اور یہ خدا تعالیٰ کی آزمائش ہے ایسی صورت مین جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی اور اسکی تقدیر کے لئے سر تسلیم خم کرتے ہین وہ بڑی شرح صدر سے کہتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون کسی قسم کا شکوہ اور شکایت یہ لوگ نہین کرتے ایسے لوگون کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا اولئک علیہم الصلوٰۃ یعنے یہی وہ لوگ ہین جنکے حصہ مین اللہ تعالےٰ کی خاص رحمت آتی ہے اللہ تعالیٰ انہین لوگون کو مشکلات مین راہ دکہا دیتا ہے یاد رکھو اللہ تعالےٰ بڑا ہی کریم و رحیم اور با مروت ہے جب کوئی اسکی رضا کو مقدم کر لیتا ہے اور اسکی مرضی پر راضی ہو جاتا ہے تو وہ اسکو اسکا بدلہ دیئے بغیر نہین چھوڑتا۔ غرض یہ تو وہ مقام اور مرحلہ ہے جہان وہ اپنی بات منوانی چاہتا ہے دوسرا مقام اور مرحلہ وہ ہے جو اس نے ادعونی استجب لکم مین فرمایا ہے یہان وہ اسکی بات ماننے کا وعدہ فرماتا ہے۔ پس شہید اس پہلے مقام پر کھڑا ہوتا ہے یعنے انشراح صدر سے رضائے الٰہی اسکی بات مانتا ہے۔ وہ دوست کی ایلام کو بر رنگ انعام مشاہدہ کرتا ہے۔

چوتھا درجہ صالحین کا ہے یہی جب کامل درجہ پر ہو تو ایک نشان اور معجزہ ہوتا ہے کامل صلاح یہ ہے کہ کسی قسم کا کوئی بھی فساد باقی نہ رہے بدن صالح مین کسی قسم کا کوئی خراب اور زہریلا مادہ نہین ہوتا بلکہ صاف اور موید صحت مواد اسمین ہوا سوقت صالح کہلاتا ہے جب تک صالح نہین لوازم بھی صالح نہین ہوتے۔ دیکہا نہ کہ مٹھاس بھی اسے کڑوی معلوم ہوتی ہے اسی طرح جب تک صالح نہین بنتا اور ہر قسم کی بدیون سے نہین بچتا اور خراب مادے نہین نکلتے اسوقت تک عبادات کڑوی معلوم ہوتی ہین نماز مین جاتا ہے مگر اسے کوئی لذت اور سرور نہین آتا وہ ٹکرین مار کر منحوس منہ سے سلام پھیر کر رخصت ہوتا ہے لیکن مزا اسوقت آتا ہے جب گندے مواد نکل جاتے ہین تو انس اور ذوق شوق پیدا ہوتا ہے۔ اور اصلاح انسانی اسی درجہ سے شروع ہوتی ہے۔

(اب دعا کرو)

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی۔

معجون دافع مرض گناہ

حیا کے پھول صبر و شکر کے پھل — نیاز و عجز کی جڑ بیخ غم کی کونپل
نہال صدق کی ڈالی کے اور ق — ادب کی چھال تخم حسن اخلاق
ریاضت کا اگر ہاون ہو حکمن — تو اسمین کوٹ ان کو رات اور دن
عرق اشک پشیمانی کا لے کر — کیا کر روز تو اسمین اسے تر
کئی چلے یہی معمول کرے — پھر ان کو دیکھ مین دل کی ابہر
اجاع شوق پر رکھ کر پکانا — رہے خامی تو جان اپنی جلانا
مناسب ہیا تنے کا یہی سامان — صفائے قلب کی صافی مین چہان
جو چہن کر صاف ہو جاگا وہ پانی — ملانا شکر شیرین زبانی
کرے معجون کہانی ہے بڑی آنچ — محبت کی اک دنیا کری آنچ
غرض جب ہو چکے معجون تیار — رہے نقصان نہ باقی کوئی زنہار
تو رکہنا حفظ کی ڈبیا مین بہر — ہوئے اتقا سے سرد کر کے
جہانتک ہے کہانی چاہئے کہانا — کچھ اسکی قدر تربت پر نہ جانا
سفر ہو نیکا اندیشہ نہین کچھ — ضرر اسنے نہین بخشا کہین کچھ
مواد فاسد عصیان کے حق مین — نہین مشکل اسکا ہستی کو ورق میزن
ہوا ہو جائیگا درد معاصی — جو چاہے امتحان کر دیکھے عاصی
یہ نسخہ ہے نہایت آزمودہ — اطبا کے معارف کا ستودہ
کہا شبلی نے حضرت بارک اللہ — یہ نسخہ ہے کرامت بارک اللہ
یہ سن کر ہو گیا غائب وہ مجنون — پھر آئے شیخ شبلی دل جگر خون

(تہذیب النسوان)

(ثمر الابرار)

ضروری گذارش لائق توجہ گورنمنٹ

یہ عجیب زمانہ ہے کہ ہمدردی کی بھی ناشکری کیجاتی ہے بعض اخباروں والے خاصکر پیسہ اخبار لاہور اس بات سے بہت ناراض ہوئے ہیں کہ مینے دوسرے زلزلہ کی خبر کیوں شایع کی ہے حالانکہ انکو خوب معلوم ہے کہ جو کچھ مینے شایع کیا وہ بدنیتی سے نہیں ہے اور نہ کسی کو آزار دینا اور تشویش میں ڈالنا میرا مقصد ہے مینے پہلے اس سے سنہ ۱۹۰۱ء میں ایک زلزلہ شدیدہ کی خبر شایع کی تھی جسکا یہ مضمون تھا کہ ایک زلزلہ سخت آنیوالا ہے جو ہولناک ہوگا اور پھر مینے اسی زلزلہ کی بابت سنہ ۱۹۰۳ء میں بذریعہ اخبار شایع کیا کہ وہ زلزلہ آنیوالا ایسا ہوگا کہ جس سے ایک حصہ ملک کا تباہ ہو جائیگا اور بڑی بڑی عمارتیں گرینگی اور جو عارضی طور پر فرودگاہیں ہیں وہ بھی گرینگی اور جو مستقل سکونت کی عمارتیں ہیں وہ بھی نابود ہو جائینگی اور اس زمانہ سے پچیس برس پہلے بھی مینے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں اسی زلزلہ کی خبر دی تھی اور لکھا تھا کہ اس سے پہاڑ پھٹ جائینگے اور بڑی آفت پیدا ہوگی اور جب وہ پیشگوئی ۴۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کو پوری ہوگئی اور بندگان خدا کا وہ نقصان ہوا جسکی تحریر کرنیکی حاجت نہیں تب مجھے اس حادثہ سے اسقدر صدمہ پہنچا کہ جسکے بیان کرنے کیلئے الفاظ نہیں اور مین خیال کرتا ہون کہ بہت ہی کم ایسے لوگ ہونگے جنکو میری مانند ملک کی اس تباہی کا صدمہ پہنچا ہو کیونکہ اس زلزلہ کے بعد مجھے بار بار یہ خیال آیا کہ مینے بڑا گناہ کیا کہ جیسا کہ حق شایع کرنیکا تھا اس پیشگوئی کو شایع نہ کیا کیونکہ وہ پیشگوئی صرف اردو کے دو اخبار اور دو رسالون مین شایع ہوئی تھی اور یہ بھی فروگذاشت ہوئی ہے کہ عربی پیشگوئی کا ترجمہ بھی نہیں ہوا تھا اور یہ بھی بڑی غلطی ہوئی کہ انگریزی اخبارون مین اسکو شایع نہیں کیا گیا تھا اگرچہ مین اسوقت جانتا تھا کہ میرا لکھنا دلون کو ایک واجبی احتیاط کی طرف مصروف نہیں کریگا کیونکہ قوم میری باتون کو بدظنی سے دیکھتی ہے اور ہر ایک بھلائی کی بات جو مین پیش کرتا ہون بجز گالیان سننے کے مین اسکا کوئی صلہ نہیں پاتا تاہم میرے دلکو اس غم نے سخت گھیرا کہ جو خبر مجھے پہلے سے بہت صفائی سے خدائے علیم و حکیم کیطرف سے ملی تھی مینے اسکی پورے طور پر اشاعت نہ کی اور اگر مین پورے طور پر اشاعت کرتا اور بار بار متنبہ کرتا تو ممکن تھا کہ اس پر کار بند ہوکر بعض جانین بچ جاتین چنانچہ جسقدر میری جماعت کے لوگ دہرم سالہ اور کانگڑہ اور کلو وغیرہ میں رہتے تھے یا ملازم تھے ایک بھی انمین سے ضایع نہیں ہوا اسکی وجہ یہی ہوگی کہ وہ زلزلہ کی خبر کو پہلے سے یاد رکھتے ہونگے اور حتی الوسع اپنی باطنی اصلاح بھی کی ہوگی۔

مین اسی غم اور پریشانی مین تھا کہ یکدفعہ پھر مجھے خدا تعالیٰ کیطرف سے خبر ملی کہ ایک زلزلہ اور آنیوالا ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگا اس خبر کو سنتے ہی میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا اور میرے دلکی وہ حالت ہوئی جسکو میرا خدا جانتا ہے اور جیسا کہ مین لکھ چکا ہون مین پہلے سے بہت شرمندہ تھا کہ مینے زلزلہ کی پہلی خبر کو کما حقہ کیون شایع نہ کیا اور کیون بنی نوع کی پوری ہمدردی نہ کی۔ اب دوسرے زلزلہ کی خبر پاکر میرا دل اسبات کیلئے بے اختیار ہوگیا کہ پہلی فروگذاشت کی اب تدارک کرون اسی غرض سے مینے تین اشتہار شایع کئے تا لوگون کو متنبہ کرون کہ حتی المقدور اپنے اعمال کی اصلاح کرین اور جہانتک ممکن ہو ایسی عمارتون سے بچین جو دو منزل سہ منزل مین اور اپنی دفعہ مینے پہلی فروگذاشت کو پورا کرنیکیلئے کئی ہزار اشتہار شایع کئے اور اخبارون مین بھی یہی مضمون شایع کرایا اور پایونیر وغیرہ انگریزی اخبارون مین بھی شایع کروا دیا بلکہ اس اطلاع کیلئے ایک چٹھی بخدمت جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اور ایک چٹھی جناب لارڈ کرزن وائسرائے بالقابہ کیخدمت مین بھیجی گئی اور ابھی مین اسبات کیطرف متوجہ ہو رہا تھا کہ یکایک خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس گھڑی کو ٹال دیا اور مجھے اطلاع دی اور یا پورے طور پر بقید تاریخ اور روز اور وقت اس آنیوالے حادثہ سے مطلع فرما دے کیونکہ وہ ہر ایک بات پر قادر ہے اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ کسی بدنیتی یا دلآزاری یا شرارت کیلئے مینے یہ کام نہیں کیا اور جس آنیوالی زلزلہ کی مینے دوسرون کو ڈرایا آپ بھی اسی سے پہلے میں آپ ڈرا اور اب تک قریباً ایک ماہ سے میرے خیمے باغ مین لگے ہوئے ہیں مین واپس قادیان مین نہیں گیا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ وقت کب آنیوالا ہے۔ مینے اپنے مریدون کو بھی اپنے اشتہارات مین بار بار یہی نصیحت کی کہ جسکو مقدرت ہو اسے ضروری ہے کہ کچھ مدت خیمون مین باہر جنگل مین رہے اور جو لوگ بے مقدرت ہین وہ دعا کرتے رہین کہ خدا اس بلا سے انہین بچاوے پس میری نیک نیتی پر اس سے زیادہ کون گواہ ہوسکتا ہے کہ اسی خیال سے مین مع اہل و عیال اور اپنی تمام جماعت کے جنگل مین پڑا ہون اور جنگل کی گرمی کو برداشت کر رہا ہون حالانکہ قادیان طاعون سے بالکل پاک صاف ہے مگر جس بات سے خدا نے ڈرایا اس سے ڈرنا لازم ہے اور جس قدر رکھنا ضروری سمجھکر مین اب تک خیمون مین باہر جنگل مین گذارہ کر رہا ہون اور خیمون کے خریدنے اور عمارتون کی بنانی مین ایک ہزار روپیہ کے قریب بار اخرچ بھی ہو چکا ہے اور اسقدر حرج کون اٹھا سکتا ہے

یقین ہے اس سے بنی نوع کو ڈرانا بھی شرایط ہمدردی مین داخل ہے اگر مین دیکھون کہ کسی گھر کے کسی حصہ کو آگ لگنے کو ہے اور گھر کے لوگ خواب مین ہین انکو کچھ خبر نہیں اور مین انکو اطلاع ندون کہ وہ تشویش مین پڑینگے تو مین ایک سخت گناہ کا مرتکب ہونگا۔ یہ بھی یاد رہے کہ کسی کمزور بنا پر یہ پیشگوئی نہیں کیگئی ہے بلکہ اگر حکام کیطرف سے بھی میرے اس دعوی کی پڑتال ہو تو کم سے کم ہزار پیشگوئی ایسی ثابت ہوگی جو وہ سچی نکلی پس جبکہ مین صدہا پیشگوئیون کی سچائی کے تجربہ سے اسبات کو باور کرنیکیلئے ایک بھاری ثبوت اپنے پاس رکھتا ہون کہ جو کچھ خدا نے مجھے فرمایا ہے سچ ہے تو پھر ایسے لوگونکو متنبہ نہ کرنا ایک ظلم تھا کیونکہ یہ زلزلہ کی پیشگوئی قطعی نہیں بلکہ شرطی ہے ہر ایک شخص جو نیک چلنی اختیار کریگا وہ بچایا جائیگا پس ایسے شخص کو کیا غم ہے جو اپنے چال چلن کی درستی رکھتا ہے ہان وہ بدمعاش لوگ جو اپنا پیشہ بدکاری حرام خواری خونریزی وغیرہ رکھتے ہین البتہ ایسے اشتہارون سے وہ تشویش مین پڑینگے سو انکی تشویش کی نہ خدا کو پرواہ ہے اور نہ گورنمنٹ کو اگر انکو خوش رکھنا مقصود ہوتا تو انسانی گورنمنٹین ان کیلئے جیلخانے کیون طیار کرتین۔

میری سمجھ مین نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی بدظنی ہے جو مخالف لوگ مجھ پر کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہمین اپنی اشتہارون سے تشویش مین ڈالدیا ہے مین نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیسی تشویش ہے مین منجم ہونیکا دعوی نہیں کرتا نہ مجھے علم جیالوجی کی مہارت کا کوئی دعوے ہے صرف یہ دعویٰ ہے کہ مین خدا تعالیٰ کیطرف سے وحی پاتا ہون مگر اس دعوی کے یہ لوگ سخت منکر ہین اور اسی بنا پر مجھے کافر اور دجال کہتے ہین اور اسی بنا پر یہ لوگ میری تکذیب کر رہے ہین ان لوگون نے ہزارہا اشتہار میری نسبت شایع کیے ہین کہ اس دعوی مین یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ اسقدر لعنتون اور گالیون سے بھری ہوئی میری نسبت دنیا مین اشتہار شایع کر چکے ہین جن سے کم سے کم دس کوٹھے بھر سکتے ہین تو پھر کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ میری ایسی پیشگوئیون سے وہ ڈرتے ہون جو شخص انکے نزدیک جھوٹا ہے اس سے ڈرنے کے کیا معنے ہین۔ اگر مجھے بندگان خدا کی سچی ہمدردی مجبور نہ کرتی تو مین ایک ورق بھی شایع نہ کرتا مگر پہلی پیشگوئی کا بڑے زبردست طور سے پورا ہونا اور ہزارہا جانون کا نقصان ہونا مجھے کھینچکر اسطرف لایا کہ مین دوسری پیشگوئی کو شایع کرنے مین کوتاہی نہ کرون اور کما حقہ شایع کردون بعض نے میری نسبت خط لکھے کہ تو جھوٹا ہے ہم چاہتے ہین کہ تجھے قتل کردین لیکن اگر میری اشتہارون سے کچھ لوگ احتیاط پر کاربند ہو جائین اور اپنی کچھ اندرونی اصلاح کرلین اور انکی جانین بچ جائین تو میری جان کیا چیز ہے کیا مجھے کبھی مرنا نہیں اپنی جان ایسی محبت رکھتا ہون کہ بنی نوع کی ہمدردی بھی چھوڑ دون اور بعض نادان کہتے ہین کہ یہ اشتہار اس غرض سے لکھے ہین کہ تا لوگ ڈر کر انکی بیعت قبول کرلین مگر اس حق پوشی کا مین کیا جواب دون مین بار بار انہیں اشتہارات مین لکھ چکا ہون کہ اصلاح نفس اور توبہ ہی اسجگہ میری مراد ہے نہ یہ کہ کوئی ہندو یا عیسائی مسلمان ہو جائے یا میری بیعت اختیار کرے بلکہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر کسی کا مذہب غلطی پر ہے تو اس غلطی کی سزا کیلئے یہ دنیا عدالت گاہ نہیں ہے اسکے لئے عالم آخرت مقرر ہے اور جسقدر قومونکو پہلے اس سے سزا ہوئی مثلاً آسمان سے پتھر برسے یا طوفان سے غرق کی گئی یا زلزلہ نے انکو فنا کیا اسکا یہ باعث نہیں تھا کہ وہ بت پرست تھی یا آتش پرست یا کسی اور مخلوق کی پرستار تھی اگر وہ سادگی اور شرافت سے اپنی غلطیون پر قائم ہوتی تو کوئی عذاب ان پر نازل نہ ہوتا لیکن انہون نے ایسا نہ کیا بلکہ خدا تعالیٰ کی آنکھ کے سامنے سخت گناہ کئے اور نہایت درجہ شوخیان دکھائین اور انکی بدکاریون سے زمین ناپاک ہوگئی اسلئے انکی نابودی پر آخر عذاب نازل ہوا خدا کریم و رحیم ہے اور غضب مین دھیما ہے اگر اس زمانہ کے لوگ اس سے ڈرین اور بدکاریون اور ظلمتون اور طرح طرح کے برے کامون پر ایسی جرأت نہ کرین گویا خدا نہیں ہے تو پھر انپر کوئی عذاب نازل نہیں ہوگا جیسا کہ وہ فرماتا ہے

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ پ ۵

یعنی خدا تمہیں عذاب دیکر کیا کریگا اگر تم شکر گذار بنجاؤ اور خدا پر ایمان لاؤ اور اسکی عظمت اور سزا کو دل میں ڈرو۔ ایسا ہی ایک مقام پر فرماتا ہے قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ پ ۱۹ یعنی انکو کہدے کہ اگر تم نیک چلن انسان نہ بنجاؤ اور اسکی یاد مین مشغول نہ رہو تو میرا خدا تمہاری زندگی کی پرواہ کیا رکھتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ جب انسان غافلانہ زندگی بسر کرے اور اسکے دل پر خدا کی عظمت کا کوئی رعب نہ ہو اور بیقیدی اور دلیری کیساتھ اسکو تمام عمل ہون۔ تو ایسا انسان بھی ایک بکری سے بدتر ہے جسکا دودھ پیا جاتا ہے اور گوشت کھایا جاتا ہے اور کھال بھی بہت سے کام آجاتی ہے اور مین جانتا ہون کہ جسقدر مینے لکھا ہے وہ ان لوگون کیلئے بس ہے جنکے دل ٹیڑھے نہیں ہین اور جو جانتے ہین کہ خدا ہے۔ والسلام علی من اتبع الهدیٰ

المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۵ء

۱ے اس کے واسطے کوئی تاریخ معین نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے کوئی خاص تاریخ میرے پر ظاہر نہیں فرمائی بعض لوگ جو انکو غلطی لگی ہے کہ مینے ۱۶ مئی مقرر کی تھی مگر یہ بالکل جھوٹ ہے مینے کوئی تاریخ نہیں لکھی ایسی پیشگوئیون مین عموماً یہی سنۃ اللہ ہے چنانچہ اپنی کتاب مین بھی صرف یہ لکھا ہے کہ زلزلہ آویگی مگر تاریخ مقرر نہیں ہے مجھے اب تک قطعی طور پر یہ بھی معلوم نہیں کہ اس زلزلہ سے درحقیقت ظاہری زلزلہ مراد ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے بہرحال اس سے خوف کرنا لازم اور احتیاط رکھنا ضروری سمجھکر مین اب تک خیمون مین باہر جنگل مین گذارہ کر رہا ہون

۞ نوٹ۔ اسجگہ نمونہ کے طور پر مخالفین میں سے ایک کا اشتہار نقل کیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ ہماری پیشگوئیونکی جس طرح تکذیب کیجاتی ہے تو پھر یہ پیشگوئیان کسی کے دلی تشویش کا موجب نہیں ہین اور نہ لوگ اس سے ڈرتے ہین بلکہ اسپر ٹھٹھا کرتے ہین چنانچہ ایک تازہ اشتہار کی کچھ عبارت ہم اسجگہ بطور نمونہ کے نقل کر کے دکھلاتے ہین کہ ایسے مخالفین پر ہماری پیشگوئیونکا کیا اثر پڑسکتا ہے۔ اور وہ عبارت یہ ہے:- مین آج ۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۵ء کو اس امر کا بڑے زور اور دعوی سے اعلان کرتا ہون اور تمام لوگون کو اسبات کا یقین دلاتا ہون کہ خوفناک اور ڈرے ہوئے دلونکو اطمینان اور تسلی دیتا ہون کہ قادیانی نے ۵-۸-۲۱ اور ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کے اشتہارون اور اخبارون مین جو لکھا ہے کہ ایک ایسا سخت زلزلہ آئیگا جو ایسا شدید اور خوفناک ہوگا کہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا۔ گو مرزا قادیانی زلزلہ آنیکی تاریخ یا وقت نہیں بتلاتا۔ مگر اس امر پر بہت زور دیتا ہے کہ زلزلہ ضرور آئیگا اسلئے مین ان بھولے بھالے سادہ لوح آدمیونکو جو قادیانی کی صرف لفاظیون اور اخباری رنگ آمیزیون سے خوفناک ہو رہے ہین بڑے زور سے اطمینان اور تسلی دیتا ہوا خوشخبری سناتا ہون کہ خدا کے

ہم بجز اسکے کہ جو سچے دل سے ایک آنیوالے حادثہ پر یقین رکھتا ہے مجھے بعد مین زلزلہ کی نسبت یہی الہام ہوا تھا۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ مجھے اسپر غور کرنیسے اجتہادی طور پر خیال گذرتا ہے کہ ظاہر الفاظ وحی الٰہی کو یہ چاہتے ہین کہ یہ پیشگوئی بہار کے ایام مین پوری ہوگی شاید ان تحریکات کیلئے بہار کے ایام کو کچھ خصوصیت ہو۔ اور ممکن ہے کہ اس وحی کے اور معنے ہون اور بہار سے مراد کچھ اور ہو۔ منہ